



رسالہ نمبر: 88

عاشقِ اکبر

(سیرتِ صدیقِ اکبر کے چند گوشے)



- 17 * صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور قرآن
- 57 * حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف
- 60 * سب سے پہلے کون ایمان لایا؟
- 2 * صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور قرآن
- 3 * صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مدنی آپریشن فرمایا
- 5 * زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مدنی پھول
- * منقبت سیدنا صدیقِ اکبر 64

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطا قادری رضوی
قامت بیچانہم
العساویہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عاشق اکبر

شیطان لاکھ سستی دلائے پیر سالہ (64 صفحات) اوّل تا آخر پڑھ لیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل
ثواب و معلومات کے ساتھ ساتھ دولت عشق کا ڈھیروں ڈھیروں خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرودِ پاک کی فضیلت

ہر قطرے سے فرشتہ پیدا ہوتا ہے

مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان، سرورِ ذیشان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
کا فرمانِ برکت نشان ہے: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا ایک فرشتہ ہے کہ اُس کا بازو مشرق میں ہے
اور دوسرا مغرب میں۔ جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ دُرود بھیجتا ہے وہ فرشتہ
پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر ہر
قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے وہ فرشتے قیامت تک اُس دُرود پڑھنے والے
کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيعُ ص ۲۵۱ الکلام الاوضح في تفسير الم نشرح، ص ۲۲۲، ۲۲۳)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

دینہ

ایہ بیان امیرِ اہلسنت وامت برکاتیم العالی نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اولین مدنی مرکز جامع مسجد
گزار حبیب میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع (اندازاً ۳۱ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ 29-03-90) میں فرمایا تھا۔ ترسیم و اضافے
کے ساتھ تھریا حاضر خدمت ہے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ

فَرَمَانَ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنَةُ بَرَأَيْتُ بَارُودًا وَرُودِيَاكُ بِرَأْهِ الْوَالِدُ عَزَّوَجَلَّ أَسْ بِرَدِّ رَحْمَتِي يَهْتَابُ عَلَيَّ - (مسلم)

بچپن کی حیرت انگیز حکایت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر

مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (4 حصے)“، صفحہ 60 تا 61 پر ہے: صدیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔ چند برس کی عمر میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے

باپ بُت خانے میں لے گئے اور کہا: یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا، انہیں سجدہ کرو۔ جب

آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بُت کے سامنے تشریف لے گئے، فرمایا: ”میں بھوکا ہوں مجھے کھانا

دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، میں تھرا مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔“ وہ

بُت بھلا کیا جواب دیتا۔ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک تھرا اس کے مارا جس کے لگتے ہی

وہ گر پڑا اور تُوَتِ خُدا داد کی تاب نہ لاسکا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا، انہوں

نے ایک تھپڑ خسار مبارک پر مارا، اور وہاں سے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ماں کے پاس

لائے، سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو

غیب سے آواز آئی تھی کہ

يَا أُمَّةَ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی سچی بندگی! تجھے

أَبَشْرِي بِالْوَلَدِ الْعَتِيقِ اسْمُهُ خوشخبری ہو یہ بچہ عتیق ہے، آسمانوں میں اس کا

فِي السَّمَاءِ الصِّدِّيقُ لِمُحَمَّدٍ نام صدیق ہے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

صَاحِبٌ وَرَفِيقٌ وَسَلَّمٌ کا صاحب اور رفیق ہے۔

فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَنُ مَجْهُدٌ زُرُّوْهُ وَبِأَكْبَرِ بِلَهِتِهِ مَجْهُدٌ كَارِئٌ سَهْلٌ مَجْهُدٌ (طبرانی)

یہ روایت صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے خود مجلس اقدس (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں بیان کی۔ جب یہ بیان کر چکے، جبریل امین (عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی:

صَدَقَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيقُ أَبُو بَكْرٍ نَعَىٰ كَمَا كَانَتْ تَقِيَّةً عَلَيْهِ

یہ حدیث امام احمد قسطلانی (قُدَسَ سِرُّهُ النُّورَانِي) نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کی۔

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ج ۸ ص ۳۷۰، ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۶۰، ۱۰۶۰ اِنْصَرَفُ)

سَيِّدُنَا صَدِيقِ اَكْبَرِ كَا مُخْتَصَرِ تَعَارُفِ

خليفة اول، جانشین محبوب ربّ قدیر، امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نامی اسم گرامی عبد اللہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو بکر اور

صدیق و عتیق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے القاب ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ! صدیق کا معنی ہے:

”بہت زیادہ سچ بولنے والا۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانہ جاہلیت ہی میں اس لقب سے

مُلَقَّب ہو گئے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: ”آزاد“۔ سرکارِ عالی

مَرْتَبَتِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

”أَنْتَ عَتِيقٌ مِنَ النَّارِ يَعْنِي تُوْنَارِ دُوْرٍ مِنْ آزَادِهِ“ اس لئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ

لقب ہوا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۲۹) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریشی ہیں اور ساتویں پشت میں شجرہ

نسب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاندانی شجرے سے مل جاتا ہے۔ آپ

فَرَمَانٌ مُصِطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عام الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکہ المکرمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً میں پیدا ہوئے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے سب سے پہلے تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر جامع الکمالات اور مَجْمَعُ الْفَضَائِل ہیں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور تمام جہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور صُح و جنگ کے تمام فیصلوں میں محبوبِ ربِّ قدیر، صاحبِ خیر کثیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر و مُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دے کر جاں نثاری و وفاداری کا حق ادا کیا۔ 2 سال 7 ماہ مسندِ خلافت پر رونق افروز رہ کر 22 جمادی الاخریٰ 13ھ پیر شریف کا دن گزار کر وفات پائی۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضہ متورہ زادھا اللہ شرفاً و تکریمًا میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے مقدّس میں دفن ہوئے۔

(الاکمال فی اسماء الرجال ص ۳۸۷ تاریخ الخلفاء ص ۲۷۰۲ باب المدینہ کراچی)

دینہ

۱ یعنی جس سال نادر اودنا نخبچاراہرہ بادشاہ ہاتھیوں کے لشکر کے ہمراہ کچھ مشرّ نہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "عجائب القرآن مع غرائب القرآن" کا مطالعہ کیجئے۔

سَوَاحِجُ كَرْبَلَاً عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دل مرتبہ اور دل مرتبہ شامِ اروپا کے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (سوانحِ اکبر)

سب سے پہلے کون ایمان لایا؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 92 صفحات پر

مشمول کتاب، ”سوانحِ کربلا“ صفحہ 37 پر ہے: اگرچہ صحابہ کرام و تابعین وغیرہم کی

کثیر جماعتوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ”صدیقِ اکبر“ سب سے پہلے مومن ہیں۔ مگر بعض

حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ سب سے پہلے مومن ”حضرت علی“ ہیں۔ بعض نے یہ کہا کہ

”حضرت خدیجہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے پہلے ایمان سے مُشرف ہوئیں۔ ان اقوال میں

حضرتِ امامِ عالی مقام، امامِ الائمہ، سراجُ الاممہ، حضرتِ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے اس طرح تطبیق (یعنی موافقت) دی ہے کہ مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر

مُشرف بایمان ہوئے اور عورتوں میں حضرت اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ خدیجہ اور زینب کبریٰ نے

حضرت علی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (تاریخ الخلفاء للسینوطی ص 26)

سب سے افضل کون؟

”سوانحِ کربلا“ صفحہ 38 تا 39 پر ہے: اہلِ سُنَّتِ کَا اس پر اجماع ہے کہ انبیاء (یعنی

انبیاء و مرسلین اَسْ وَمَلِکْ) عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے بعد تمام عالم سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی

اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت عمر، ان کے بعد حضرت عثمان، ان کے بعد حضرت علی، ان

کے بعد تمام عشرہ مبشرہ، ان کے بعد باقی اہل بدر، ان کے بعد باقی اہلِ اُحُد، ان کے بعد

باقی اہلِ بیعتِ رضوان، پھر تمام صحابہ۔ یہ اجماع ابو منصور بغدادی (علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي) نے

﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَسَدِي بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَأَنَا فِيكُمْ وَأَنْتُمْ فِيَّ﴾ (بخاری)

نقل کیا ہے۔ (مختلف افراد کی اعتبار سے اجماع کی نوعیت مختلف ہے اور اس میں مزید بھی کچھ تفصیل ہے)

ابن عساکر (علیہ رحمۃ اللہ القادر) نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، فرمایا

کہ ہم ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو فضیلت دیتے تھے بحالیکہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وسلم ہم میں تشریف فرما ہیں۔ (ابن عساکر ج ۳۰ ص ۳۴۶) امام احمد (علیہ رحمۃ اللہ الاحد)

وغیرہ نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آپ (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

الکَرِيم) نے فرمایا کہ اس اُمت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بہتر ابو بکر و عمر

ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (ایضاً ص ۳۵۱) ذہبی (علیہ رحمۃ اللہ القوی) نے کہا کہ یہ حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بتواتر منقول ہے۔ (تاریخ الخلفاء للسُّیوطی ص ۳۴)

تو میں الزام تراشوں والی سزا دوں گا

ابن عساکر (علیہ رحمۃ اللہ القادر) نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ (رحمۃ اللہ

تعالیٰ علیہ) سے روایت کی کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جو مجھے

حضرت ابو بکر و عمر سے افضل کہے گا تو میں اس کو مُفْتَرِی کی (یعنی الزام لگانے والے کو دی جانے

والی) سزا دوں گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۳۰ ص ۳۸۳ دار الفکر بیروت)

کلام حسن

برادرِ عالی حضرت، اُستادِ زَمَن، حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ المَنَّان

اپنے مجموعہ کلام ”ذوقِ نعت“ میں اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ، محبوبِ حبيبِ خدا، صاحبِ

فَرَمَانِ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْهُرُ رُورُؤُ زُودُ شَرِيفُ بَرْهَمَے گامیں قیامت کے دن اُس کی حفاظت کروں گا۔ (تراجمال)

صدق و صفا، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شانِ صداقت نشان میں یوں رَطْبُ اللِّسَانِ ہیں:

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا ہے یار غار، محبوب خدا صدیق اکبر کا
یا الہی! رحم فرما! خادم صدیق اکبر ہوں تری رحمت کے صدقے، واسطہ صدیق اکبر کا
رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیق اکبر کا
گدا صدیق اکبر کا، خدا سے فضل پاتا ہے خدا کے فضل سے ہوں میں گدا، صدیق اکبر کا
ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں سہارا لیں ضعیف و اَثْوِ یا صدیق اکبر کا
ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت بناؤ سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا
مقام خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو بنا پہلوئے محبوب خدا صدیق اکبر کا
علی ہیں اُس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے جو دشمن عقل کا دشمن ہو ا صدیق اکبر کا

لٹا یاراہِ حق میں گھر کئی بار اس مَحَبَّت سے

کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مال و جان آقائے دو جہاں پر قربان

صاحبِ مرویات کثیرہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ رحمتِ عالمیان، ملکی مدنی سلطان، محبوبِ رحمن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان

فَرَمَانَ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُزُودِ پَاكِ كَثْرَتِ كَرُوبِ شَكِّ يَتِهَارِ لِي طَهَارَتِ هِيَ - (ابو یعلیٰ)

حقیقت نشان ہے: ”مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ لِعَنِي مَجْهُرٌ كَبْهَى كَسَى كَالْمَالِ نِي وَه فَا نَدَه نِي دِيَا جَوَابُ بَكْرٍ كَالْمَالِ نِي دِيَا“ بارگاہِ نبوت سے یہ بشارت سن کر حضرت سیدنا ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رو پیئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! میرے اور میرے مال کے مالک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہی تو ہیں۔

(سُنَنِ ابْنِ مَاجَه ج ۱ ص ۷۲ حدیث ۹۴ دار المعرفۃ بیروت)

وہی آنکھ اُن کا جو منہ تکی، وہی لب کہ جو ہوں نعت کے

وہی سر جو اُن کے لئے جھکے، وہی دل جو اُن پہ نثار ہے (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک عقیدہ بھی یہی تھا کہ ہم محبوب رب الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

غلام ہیں اور غلام کے تمام مال و منال کا مالک اُس کا آقا ہی ہوتا ہے، ہم غلاموں کا تو اپنا ہے ہی کیا؟

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے

یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

کروں تیرے نام پہ جاں فدا

ابتداءً اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے اسلام کو حتیٰ الوسع (جہاں تک ممکن

ہوتا) مخفی رکھتا کہ حضور اکرم، نور مجسم، غم خوار اُم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

فَرَمَانَ مُصِطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زور دو پڑھو کہ تمہارا زور دو مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کی طرف سے بھی یہی حکم تھا تا کہ کافروں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیف اور نقصان سے محفوظ رہیں۔ جب مسلمان مردوں کی تعداد 38 ہوگئی تو حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اب علی الاعلان تبلیغ اسلام کی اجازت عنایت فرما دیجئے۔ دو عالم کے مالک و مختار، شفیع روز شمار، اُمت کے غم خوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اولاً انکار فرمایا مگر پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصرار پر اجازت عنایت فرما دی۔ چنانچہ سب مسلمانوں کو لے کر مسجد الحرام شریف زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا میں تشریف لے گئے اور خطیبِ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ کا آغاز کیا، خطبہ شروع ہوتے ہی کفار و مشرکین چاروں طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ مکہ مکرمہ زادھا للہ شرفًا وَتَعْظِيمًا میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیمت و شرافت مُسَلَّم تھی، اس کے باوجود کفارِ بد اطوار نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی اس قدر خوئی وار کئے کہ چہرہ مبارک لہو لہان ہو گیا حتیٰ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلے کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں سے اٹھا کر لائے۔ لوگوں نے گمان کیا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ نہ بچ سکیں گے۔ شام کو جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افاقہ ہوا اور ہوش میں آئے تو سب سے پہلے یہ الفاظ زبان صداقت نشان پر جاری ہوئے: محبوبِ ربِّ ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کیا

فَوَمَا نَصِطْلَفُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

حال ہے؟ لوگوں کی طرف سے اس پر بہت ملامت ہوئی کہ اُن کا ساتھ دینے کی وجہ سے ہی یہ مصیبت آئی، پھر بھی اُنہی کا نام لے رہے ہو۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ اُمُّ الْخَيْرِ کھانا لے آئیں مگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ہی صداتھی کہ شاہِ خوشِ حِصَال، بیکیرِ حَسَن وجمال صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کیا حال ہے؟ والدہ محترمہ نے لاعلمی کا اظہار کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اُمِّ جَمِيلِ رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهَا (حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن) سے دریافت کیجئے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

والدہ ماجدہ اپنے تختِ جگر کی اس مظلومانہ حالت میں کی گئی بیتابانہ درخواست پوری کرنے کے

لئے حضرت سیدنا اُمِّ جَمِيلِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس گئیں اور سرورِ معصوم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا حال معلوم کیا۔ وہ بھی نامساعد حالات کے سبب اُس وقت اپنا اسلام چھپائے

ہوئے تھیں اور چونکہ اُمُّ الْخَيْرِ ابھی تک مسلمان نہ ہوئی تھیں لہذا انجان بنتے ہوئے فرمانے

لگیں: میں کیا جانوں کون محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اور کون ابو بکر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ)۔ ہاں آپ کے بیٹے کی حالت سُن کر رنج ہوا، اگر آپ کہیں تو میں چل کر اُن کی حالت

دیکھ لوں۔ اُمُّ الْخَيْرِ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے گھر لے آئیں۔ انہوں نے جب حضرت

سیدنا ناصدِ بَیِّنِ الْكَبْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حالت زار دیکھی تو تَحَمُّلِ (یعنی برداشت) نہ کر سکیں،

رونا شروع کر دیا۔ حضرت سیدنا ناصدِ بَیِّنِ الْكَبْرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: میرے آقا

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خیر خبر دیجئے۔ حضرت سیدنا اُمِّ جَمِيلِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے

فَرَمَانٌ مُصِطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَ پَاسِ مِيرِ اَزْكَرِ بُو اَوْرُو مَجْهُرُ ذَرُودِ شَرِيفِ نَهْ پَرُ مَهِ تُو وَهُ لُكُوں مِثْلُ سَ نَجُوں تَرِينُ مَ نَ هَے۔ (تذکرہ سید)

والدہ صاحبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے توجُّہِ دلانی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان سے خوف نہ کیجئے، تب انہوں نے عرض کی: نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ کی عنایت سے بخیر و عافیت ہیں اور دایر ارقم یعنی حضرت سیدنا ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف فرما ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خُدَاعَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں اُس وقت تک کوئی چیز کھاؤں گا نہ پیوں گا، جب تک شہنشاہِ نبوت، سرِ پانچیر و برکت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل نہ کر لوں۔ چنانچہ والدہ ماجدہ رات کے آخری حصے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر حضور تاجدار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ بابرکت میں دایر ارقم حاضر ہوئیں۔ عاشق اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے لپٹ کر رونے لگے، آقائے عمکسا رضی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور وہاں موجود دیگر مسلمانوں پر بھی گریہ (یعنی رونا) طاری ہو گیا کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالتِ زار دیکھی نہ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یہ میری والدہ ماجدہ ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے لئے ہدایت کی دُعا کیجئے اور انہیں دعوتِ اسلام دیجئے۔ شاہِ خیر الانام عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ نے اُن کو اسلام کی دعوت دی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ! وہ اُسی وقت مسلمان ہو گئیں۔

(البداية والنهاية ج ۲ ص ۳۶۹۔ ۴۰۳ دار الفکر بیروت)

فَوَمَانَ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا زگرہ ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑے۔ (عام)

جسے مل گیا غمِ مصطفیٰ، اُسے زندگی کا مزہ ملا

کبھی سیلِ اشکِ رواں ہوا، کبھی ”آہ“ دل میں ڈبی رہی (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

راہِ خدا میں مشکلات پر صبر

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دینِ اسلام کی اشاعت و ترویج کے لئے کس قدر

مصائب و آلام برداشت کئے گئے، اسلام کے عظیم مبلغین نے تِن من دھن سب راہِ خدا

میں قربان کر دیا! آج بھی اگر مدنی قافلے میں سفر پر جاتے، انفرادی کوشش فرماتے،

سنئیں سیکھتے سکھاتے یا سنئوں پر عمل کرتے کراتے ہوئے اگر مشکلات کا سامنا ہوتو

ہمیں عاشقِ اکبر سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات و واقعات کو پیش نظر رکھ کر

اپنے لئے تسلیٰ کا سامان مہیا کر کے مدنی کام مزید تیز کر دینا چاہئے اور دین کے لئے تِن

من دھن نثار کر دینے کا جذبہ اپنے اندر اجاگر کرنا چاہئے جیسا کہ عاشقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ آخری دم تک اخلاص اور استقامت کے ساتھ دینِ اسلام کی خدمت سر انجام دیتے

رہے، راہِ خدا میں جان کی بازی لگا دی مگر پائے استقلال میں ذرہ برابر بھی لغزش نہ آئی،

دینِ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں جو صحابہ کرام علیہم السّلاوٰن مظلومانہ زندگی بسر کر

رہے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے لئے رحمت و شفقت کے دریا بہا دیئے۔ اور

بارگاہِ ربُّ العلیٰ عَزَّوَجَلَّ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاحبِ تقویٰ کا لقب پایا اور

فَوَإِنَّ مِصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُز وُ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (تراجمال)

خدمتِ دینِ حُد اور اُلْفَتِ مصطفیٰ میں مال خرچ کرنے پر سلطانِ دو جہاں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف و توصیف بیان فرمائی۔

سات غلام خرید کر آزاد کئے

”فتاویٰ رضویہ“ جلد 28 صَفْحَہ 509 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سپیدنا

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 7 (غلاموں کو خرید کر ان) کو آزاد کیا، ان سب (غلاموں) پر

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی راہ میں ظلم توڑا جاتا تھا اور انہیں (صدیق اکبر) کے لئے یہ آیت اتری:

وَسَيَجِدُهَا إِلَّا تَتَّقِ ﴿١٤﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور بہت اُس (دوزخ)

(پ ۳۰، اللیل: ۱۷) سے دُور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار۔

صَفْحَہ 512 پر امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَاقِی کے حوالے سے ہے: ہم

سنیوں کے مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ ”اتقی“ سے مراد حضرت (سپیدنا) ابوبکر رضی

(فتاویٰ رضویہ)

اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

قَصْرِ پاکِ خِلافت کے رُکن رکیں شاہِ توسین کے نائبِ اولیں

یا رِ غارِ شہنشاہِ دُنیا و دینِ اَصْدَقِ الصَّادِقِیْنَ سَيِّدِ الْمُتَّقِیْنَ

چشمِ وگوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

(ابن عدی)

فَوَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مُحَمَّدٌ بَرُّ زَوْدٍ شَرِيفٍ يَرْوَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَحْبِبُهَا -

تین چیزیں پسند ہیں

مُشِيرِ رَسُولِ نُورٍ، عَاشِقِ شَهِنشَاهِ بَحْرٍ وَبِرِّ حَضْرَتِ سَيِّدِ نَاصِدِ بَيْتِ أَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ

فرماتے ہیں مجھے تین چیزیں پسند ہیں: النَّظَرُ إِلَيْكَ وَانْفَاقُ مَالِي عَلَيْكَ وَالْجُلُوسُ بَيْنَ

يَدَيْكَ یعنی (۱) آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چہرہ پر انوار کا دیدار کرتے رہنا (۲)

آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر اپنا مال خرچ کرنا اور (۳) آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔ (تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۲۶۴)

مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

تینوں آرزوئیں بر آئیں

اللَّهُ دَاوْرَ عَزَّ وَجَلَّ نَعَى حَضْرَتِ سَيِّدِ نَاصِدِ بَيْتِ أَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ كِي تَيْنِو

خَوَاهِشِيں حُبِّ رَسُولِ نُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي صَدَقْتِي پُورِي فرمادیں { ۱ }

آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ كِي سَفَرِ وَحَضْرَتِي رِفَاقَتِي حَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَصِيبِ

رہی، یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ کے سوا کوئی اور زیارت سے مُشْتَرَف ہونے

والا نہ تھا { ۲ } اسی طرح مالی قربانی کی سعادت اس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال و سامان

سرکارِ دو جہاں صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قدموں پر قربان کر دیا اور { ۳ } مزارِ پُرْ اَنْوَارِ

میں بھی اپنی دائمی رفاقت و قربت عنایت فرمائی۔

فَإِنَّمَا تُصَلِّتُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے زُرد پاک پڑھو بے شک تمہارا ہتھ پُرد زُرد پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ہام سنہر)

محمد ہے متاعِ عالمِ ایجاد سے پیارا

پدرِ مادر سے مال و جان سے اولاد سے پیارا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق و محبت بھرے

واقعات ہمارے لئے لَمَشَعَلِ راہ ہیں۔ راہِ عشق میں عاشق اپنی ذات کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اُس

کی ولی تمنا یہی ہوتی ہے کہ رضا کے محبوب کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دے۔ کاش! ہمارے اندر بھی

ایسا جذبہٴ صادقہ پیدا ہو جائے کہ خدا و مصطفیٰ کی رضا کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

مَحَبَّتِ كِه كِهَو كِهَلِ دَعْوِے

افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمانوں کی اکثریت کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ

عشق و مَحَبَّتِ كِه كِهَو كِهَلِ دَعْوِے اور جان و مال لٹانے کے محض نعرے لگاتے ہیں،

ظاہری حالت دیکھ کر ایسا لگتا ہے گویا ان کے نزدیک دُنیا کی قدر (عزت) اس قدر بڑھ گئی

ہے کہ معاذ اللہ اسلامی اقدار کی کوئی پرواہ نہیں رہی، نبی رحمت، عَمَلُكُمْ رَأْمَتٌ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی نماز) کی پابندی کا کچھ لحاظ نہیں، غیروں کی

فَوَمَا نُنْصِطُكَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈر و شریف پڑھو اللہ عز و جل تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

تقالیٰ میں اس قدر مجاہدیت کہ اتباعِ سنت کا بالکل خیال نہیں۔ اللہ داؤرِ عز و جل ہمیں عاشقِ اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے و ولولہ عشق و محبت اور جذبہٴ اتباعِ سنت عنایت فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

توانگریزی فیشن سے ہر دم بچا کر مجھے سنتوں پر چلا یا الہی!

غمِ مصطفیٰ دے غمِ مصطفیٰ دے ہو درِ مدینہ عطا یا الہی! (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَيِّبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

یَارِ غَارِ كَامَلِي اَيْتَار

غزوہٴ تبوک کے موقع پر نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ نے

اپنی اُمت کے اغنیا (یعنی مالداروں) اور اربابِ ثروت (یعنی دولت مندوں) کو حکم دیا کہ وہ اللہ ربُّ العباد عز و جل کے راستے میں جہاد کے لئے مالی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ مجاہدینِ اسلام کے لئے خور و نوش (یعنی کھانے پینے) اور سواریوں کا انتظام کیا جاسکے۔

محبوبِ رحمن، شاہ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ رغبت نشان کی تعمیل کرتے ہوئے جس ہستی نے راہِ خدا عز و جل کے لئے اپنی ساری دولت بارگاہِ رسالت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کی وہ صحابی ابنِ صحابی، عاشقِ اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر کا سارا مال و متاع آقا صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ نئی مختار، دو عالم کے تاجدار، شہنشاہ

فَإِنَّمَا نُصَلِّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر ذرہ بزرگوں کا لگا تو جب تک ہر نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (قرآن)

اَبْرَارِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ نے اپنے یارِ غار کے اِس اِثَار کو دیکھ کر استفسار فرمایا: کیا اپنے گھربار کے لئے بھی کچھ چھوڑا؟ بَصْدُ اَدَبٍ وَاِحْتِرَامِ عَرَضٍ كَزَارِ هُوَ: ”ان کے لیے میں اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔“ (مطلب یہ ہے کہ میرے اور میرے اہل و عیال کے لیے اللہ

رسول کافی ہیں) (سبل الہدی والرشاد فی سیرۃ خیر العباد، ج ۵ ص ۲۳۵)

شاعر نے اِس جذبہ جاں نثاری کو یوں نظم کیا ہے:

اتنے میں وہ رفیقِ بُسُوْت بھی آگیا جس سے بنائے عشق و محبت ہے اُسٹوار
 لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وَفَا سَرِشْت ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
 بولے حضور، چاہیے فکرِ عیال بھی کہنے لگا وہ عشق و مَحَبَّتِ کارازدار
 اے تجھ سے دیدہ مہ و اُنْجُمِ فَرُوغِ گبر اے تیری ذات باعثِ تکوینِ رُو زگار
 پروانے کو چَرَاغِ تو پلبل کو پھول بس
 صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

صَدِيقِ اَكْبَرِ كِي شَانِ اُور قِرَانِ

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین و ملت، امامِ عشق و مَحَبَّتِ الحاجِ القاری

الحافظ شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ نقل فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا امام

فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي نے ”مَفَاتِيْحُ الْعَيْبِ (تفسیرِ کبیر)“ میں

فرمایا کہ سُورَةُ وَاللَّيْلِ (حضرت سیدنا) ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی سورۃ ہے اور سُورَةُ

وَالصُّحْحٰی (حضرت سیدنا) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سورۃ ہے۔

فَوَمَا نُرِيكَ مِنْ مِثْلِهِ نَفْسٌ لَّهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار ڈرو پیاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

وصفِ رُخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضُحی کرتے ہیں

اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں (حدائقِ بخشش شریف)

اعلیٰ حضرت کی تشریح

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمَنِ حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي کے اس قول مبارک کی

تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سورۃ کو

”وَالْبَيْل“ کا نام دینا اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سورۃ کا نام

”وَالصُّحَى“ رکھنا گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

صدیق کا نور اور اُن کی ہدایت اور اللہ عزوجل کی طرف اُن کا وسیلہ جن کے ذریعے

اللہ عزوجل کا فضل اور اُس کی رضا طلب کی جاتی ہے اور صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی راحت اور اُن کے اُنس و سکون اور اطمینانِ نفس کی وجہ ہیں اور

اُن کے محرم راز اور اُن کے خاص معاملات سے وابستہ رہنے والے، اس لئے کہ اللہ

تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ﴿۱۱﴾ ”اور رات کو پردہ پوش کیا۔“ (پ)

30، النبا: 10) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا

فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۲۶﴾ ”تمہارے لیے رات

اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اُس کا فضل ڈھونڈو اور اس لیے

فَرْمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَنُ مَجْهِدٌ پُرُوذُ وِپَاکِ پَرَهَنَّا مَجْهُولُ گِیَا وِوَجْهَتِ کَا رَا سْتَه مَجْهُولُ گِیَا۔ (طبرانی)

کہ تم حق مانو۔“ (پ 20، القصاص: 73) اور یہ اس بات کی طرف تَلْمِیح (یعنی اشارہ) ہے کہ دین کا نظام ان دنوں (محبوب رب اکبر و جدیق اکبر صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَرْضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) سے قائم ہے جیسے کہ دنیا کا نظام دن رات سے قائم ہے تو اگر دن نہ ہو تو کچھ نظر نہ آئے اور رات نہ ہو تو سکون حاصل نہ ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رَضَوِیَہ ج ۲۸، ص ۶۷۹۔ ۶۸۱)

خاص اُس سابق سیرِ قربِ خدا اَوحدِ کاملیتِ پہ لاکھوں سلام
سایہ مصطفیٰ، مایہِ اصطفیٰ عَزَّ و نازِ خلافتِ پہ لاکھوں سلام
اصدقُ الصّٰدِقِیْنَ، سیدُ الْمُتَّقِیْنَ پُشَم و گوشِ وزارتِ پہ لاکھوں سلام
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

منبرِ منور کے زینے کا احترام

طبرانی نے اوسط میں حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ تازیشت (یعنی زندگی بھر) حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبرِ منور پر اس جگہ نہیں بیٹھے جہاں حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہوتے تھے، اسی طرح حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کی جگہ پر جب تک زندہ رہے کبھی نہیں بیٹھے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۷۲)

سرکارِ نامدار کا یار

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح مُحِبِّ مہرِ منور، رفیقِ رسولِ انور، عاشقِ اکبر حضرت

فِي مَوَانِ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْ يَأْسَ مِيرَاذُ كَرِيمٍ وَأَوْرَأْسَ لَمْ يَجْزُ وَرُؤْيَا كَيْ نَبْرَ حَاقِقِينَ وَهَبْرَ بَحْتٍ هُوَ كَيْلَا - (ابن سنی)

سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محبوبِ ربِّ اکبر، دو عالم کے تاجِ رسولِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بے پناہ عشق و محبت تھی، اسی طرح رسولِ رحمت، سرِ ایاہ و سخاوتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت و شفقت فرماتے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے ”فتاویٰ رضویہ“ کی جلد نمبر 8 صفحہ 610 پر وہ احادیثِ مبارکہ جمع فرمائیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے پیارے صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ رفعتِ نشانِ بیان فرمائی ہے چنانچہ تین روایات ملاحظہ فرمائیے: {1} {جَبْرُ الْأُمَّةِ (یعنی اُمت کے بہت بڑے عالم) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ) ایک تالاب میں تشریف لے گئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے یار کی طرف پیرے (یعنی تیرے)۔ سب نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور (حضرت سیدنا) ابوبکر صِدِّیقِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) باقی رہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صِدِّیقِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرف پیرے (یعنی تیرے) کے تشریف لے گئے اور انہیں گلے لگا کر فرمایا: ”میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرا یار ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۱ ص ۲۰۸) {2} حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم خدمتِ اقدسِ حضور پر

فَرَمَانَ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: نَسَّ لِي نَجْمٌ يَزِينُ أَوْدَانَ مَرْتَبَتِي وَأُرْوِيكَ بِزَهَائِهِ قِيَامَتِ كَعْدَانِ بِيْرِي شَفَاعَتِ لِي كِي - (مَنْ أَرَادَ)

نورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلِ حَاضِرِ تَحْتِي، اِرْشَادِ فَرَمَا يَا: اِسْ وَتَمَّ بِرُوْهِ شَخْصِ حَمَكِي (يَعْنِي ظَاهِرُ هُو) كَا كِه اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نِي مِيْرِي بَعْدُ اِسْ سِيْ بِهْتَرُوْ بُوْرُگْ تَرْكِي كُوْنِه بِنَا يَا اِدْرُ اِسْ كِي شَفَاعَتِ، شَفَاعَتِ اَنْبِيَاءِ كِرَامِ (عَلَيْهِمُ السَّلَام) كِي مَانْدَرُ هُوْ كِي - هَم حَاضِرُ هِي تَحْتِي كِه (حَضْرَتِ سَيِّدُنَا) اِبُو بَكْرٍ صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَظَرَ اَعَى، سَيِّدِ عَالَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي قِيَامِ فَرَمَا يَا (يَعْنِي كَهْرُ عِي هُو كِي) اِدْرُ (حَضْرَتِ سَيِّدُنَا) صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو پِيَارِ كِيَا اِدْرُ گَلِي لَغَا يَا - (تَارِيخِ بَغْدَادِ ج ۳ ص ۳۴۰) { 3 } حَضْرَتِ (سَيِّدُنَا) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سِي رِوَايَتِ هِي، مِيْلِ نِي حُضُورِ اَقْدَسِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُو اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ (حَضْرَتِ سَيِّدُنَا) عَلِيٍّ (الرَضِيِّ) كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ كِي سَا تَه كَهْرُ عِي دِي كِهَا، اَتَنِي مِيْلِ اِبُو بَكْرٍ صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَاضِرُ هُو عِي - حُضُورِ پُرْ نُوْرِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اُنْ سِي مُصَافِحِي فَرَمَا يَا (يَعْنِي هَاتَه مَلَا عِي) اِدْرُ گَلِي لَغَا يَا اِدْرُ اُنْ كِي دِهَسْنِ (يَعْنِي مَنْه) پُرْ بُوْسَه دِيَا - مَوْلى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ نِي عَرَضِ كِي: كِيَا حُضُورِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اِبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَا مُنَه چُو مَتِي هِي؟ فَرَمَا يَا: ”اِي اِبُو الْاَحْسَنِ“ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ)! اِبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَا مَرْتَبِي مِيْرِي يِهَا اِلِيَا هِي چِيْسَا مِيْرَا مَرْتَبِي مِيْرِي رَبِّ (عَزَّ وَجَلَّ) كِي حُضُورِ -“

(فَتَاوِي رَضَوِيهِ مُعَرَّجِه ج ۸ ص ۶۱۰-۶۱۲)

دِينِه

۱۔ اِنِي بُوْرِي شِيْرَا عِي حَضْرَتِ سَيِّدُنَا اِمَامِ اَحْسَنِ مَجْتَبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي نَسْبَتِ سِي اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمِ كِي كَلِيْتِ ”اِبُو الْاَحْسَنِ“ هِي -

فَإِنِّمَانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر ڈر و دشرف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (مہارزاق)

کہیں گرتوں کو سنبھالیں، کہیں روٹھوں کو منائیں
کھودیں الحاد کی جڑ بعد بیبیر صدیق
تو ہے آزاد سقر سے ترے بندے آزاد ہے یہ سالک بھی ترا بندہ بے زر صدیق

(دیوانِ سالک از مفتی احمد یار خاں علیہ رحمۃ الحنان)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

مُرِيدِ كَامِلٍ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرَّحْمَنِ ”فَتَاوَى رَضْوِيهِ شَرِيف“ میں فرماتے ہیں: ”أَوْلِيَاءِ كِرَامِ رَحْمَتِهِمُ اللَّهُ السَّلَامُ فَرَمَاتِ

ہیں کہ پوری کائنات میں مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جیسا نہ کوئی پیر ہے اور نہ

أَبُو بَكْرٍ صَدِيقِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جِيسَا كَوْنِي مُرِيدِهِ“ (فتاویٰ رَضْوِيهِ مَخْرَجِهِ ج ۱۱ ص ۳۲۶)

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تری میرے درویشِ اخلافت ہے جہا نگیر تری

مَا سِوَا اللَّهِ كَلِّ لِي آگ ہے تکمیر تری تُو مسلمان ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

صَدِيقِ اكْبَرِ نِي اِمَامَتِ فَرْمَانِي

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 92 صفحات پر

مشتمل کتاب، ”سَوَاحِحُ كَرَبْلَا“ صَفْحَه 41 پر ہے: بخاری و مسلم نے حضرت (سیدنا) ابو

مُوسَى الشَّعْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کی، هُوَ رَاقِدٌ عَلَيَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَرِيضٌ

فَإِنِّي مُصَلِّئٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ محدود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی مُفَاعَلت کروں گا۔ (کنز العمال)

ہوئے اور مرض نے غلبہ کیا تو فرمایا کہ ابوبکر کو حکم کرو کہ نماز پڑھائیں۔ سَيِّدُ تَنَا عَائِشَةَ
صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعْرَضُ كِي: يَارَسُوْلَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهَزَمَ
دَلَّ آدَمِي هِيْنَ آپ كِي جَكَّة كَهْرَى هُو كَر نَمَاز نَه پڑھاسكيس گے۔ فرمایا: حَكْم دُو ابوبكر كُو كَه نَمَاز
پڑھائیں۔ حضرت سَيِّدُ تَنَا عَائِشَةَ صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعْرَضُ پھر وہی عذر پیش کیا۔ حُضُور
(صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے پھر یہی حَكْم بِنَا كِيد فرمایا اور حضرت سَيِّدُ نَا ابوبكر رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ نَعْرَضُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي حَيَاتِ مَبَارَكِ مِيْل نَمَاز پڑھائی۔ يِه
حَدِيثِ مُتَوَاتِرِ هِيْ (جوكه) حضرت عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بِنَ
زَمْعَةَ وَابُو سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بِنَ ابِي طَالِبٍ وَحُفْصَةُ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) وَغَيْرُهُمْ سَعْرُوِي هِيْ۔ عِلْمَاءُ
فَرَمَاتِي هِيْ كِه اِس حَدِيثِ مِيْل اِس پَر بَهْتِ وَاضِحِ دَلَالَتِ هِيْ كِه حضرت صِدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ مَطْلَقًا تَمَامِ صَحَابِهِ سَعْرِ اَفْضَلِ اَوْرِ خِلَافَتِ وَ اِمَامَتِ كِي لِيْ سَبِّ سَعْرِ اَحَقِّ وَ اَوْلِي (بَعْنِي
زَيَادَه حَقْدَار اَوْر بَهْتَر) هِيْ۔

(تَارِيخُ الْخُلَفَاءِ ص ۴۷، ۴۸)

عِلْمِ مِيْل، زُهْدِ مِيْل بَشْبَثُو سَبِّ سَعْرِ بڑھ كر كِه اِمَامَتِ سَعْرِ تَرِي كَهْلِ گئے جُوهر صِدِّيقِ
اِس اِمَامَتِ سَعْرِ كَهْلَا تَم هُو اِمَامِ اكبر تَهِي يِهِي رَمَزِ نَبِي كِهْتِي هِيْ حِيدِرِ صِدِّيقِ

(ديوانِ سالِك)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَيِّبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

بِيٹھے بِيٹھے اسلامي بھائيو! عاشقِ صادقِ كِي يِه پيچان هِيْ كِه وه هر آن، يا دُجُوبِ كُو

فَرَمَانِ مُصِطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدُ رُزُودِ پَاكِ كِي كَثْرَتِ كَرُوبِ شَكِّ يَه تَهَارِے لَه تَهَارَتِ هے۔ (ابولیلی)

حرزِ جاں بنائے رکھتا ہے۔ عشقِ رسول کی لذت سے نا آشنا لوگوں کو جب عاشقوں کے اندازِ سمجھ میں نہیں آتے تو وہ اُن کا مذاق اُڑاتے، پھبتیاں کستے اور باتیں بناتے ہیں۔ ایک شاعر نے ایسے نا سمجھوں کو سمجھاتے ہوئے اور حقیقی عشاق کے دیوانگی سے بھرپور جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا:

نہ کسی کے رقص پہ طنز کر نہ کسی کے غم کا مذاق اڑا
جسے چاہے جیسے نواز دے، یہ مزاجِ عشقِ رسول ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

خدا کی قسم اگر ہمیں عاشقِ اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق

رسول کے ایک ذرے کا کروڑواں حصہ بھی عطا ہو جائے تو ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔

دولتِ عشق سے آقا مری جھولی بھر دو بس یہی ہو مرا سامانِ مدینے والے
آپ کے عشق میں اے کاش! کروتے روتے یہ نکل جائے مری جانِ مدینے والے
مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا لو آقا بس یہی ہے مرا ارمانِ مدینے والے
کاش! عطار ہو آزادِ غم دُنیا سے بس تمہارا ہی رہے دھیانِ مدینے والے

(وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

غارِ ثور کا سانپ

ہجرتِ مدینہ منورہ کے موقع پر سرکارِ نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صلی اللہ

فَرَمَانَ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ مَعِيَ هُوَ مَجْهُدٌ زَوْدٌ يَدْرُوكُهُ تَهَارَاؤُ زَوْدٌ مَجْهُدٌ كَمَا يَبْتِغِيهَا هُوَ - (طبرانی)

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے رازدار و جاں نثار، یارِ غار و یارِ مزار حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جاں نثاری کی جو اعلیٰ مثال قائم فرمائی وہ بھی اپنی جگہ بے مثال ہے، تھوڑے بہت الفاظ کے فرق کے ساتھ مختلف کتابوں میں اس مضمون کی روایات ملتی ہیں کہ جب اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب، بے چین دلوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم غارِ ثور کے قریب پہنچے تو پہلے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار میں داخل ہوئے، صفائی کی، تمام سوراخوں کو بند کیا، آخری دو سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاؤں مبارک سے ان دونوں کو بند کیا، پھر رسول کریم، رءوف رحیم عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ سے تشریف آوری کی درخواست کی: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اندر تشریف لے گئے اور اپنے وفادار، یارِ غار و یارِ مزار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سر انور رکھ کر مَحْوِ اسْتِرَاحَتِ ہو گئے (یعنی سو گئے)۔ اُس غار میں ایک سانپ تھا اُس نے پاؤں میں ڈس لیا مگر قربان جائیے اُس پیکرِ عشقِ وَمَحَبَّتِ پر کہ درد کی شدت و کلفت (یعنی تکلیف) کے باوجود محض اس خیال سے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آرام و راحت میں خلل واقع نہ ہو، بدستور سارکن و صامت (یعنی بے حرکت و خاموش) رہے، مگر شدتِ تکلیف کی وجہ سے غیر اختیاری طور پر چشمانِ مبارک (یعنی آنکھوں) سے آنسو بہ نکلے اور جب اشکِ عشق کے چند قطرے محبوب کریم عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ کے وجہ کریم (یعنی کرم والے چہرے) پر نچھاور ہوئے تو شاہِ عالی وقار، ہم

فَوَمَا نُوَصِّطُكَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر جس مرتبہ زود زود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

بے کسوں کے غم گسار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بیدار ہو گئے، استنقسا فرمایا: اے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! کیوں روتے ہو؟ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سانپ کے ڈسنے کا واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ڈسے ہوئے حصے پر اپنا لعاب دہن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔

(مشکاۃ المصابیح ج ۴ ص ۴۱۷ حدیث ۶۰۳۳ وغیرہ)

نہ کیوں کر کہوں یا حَبِيبِي أَغْنِيَنِي!
اسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

منزل صدق و عشق کے رہبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

عظمت اور غارِ ثور والی حکایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا:۔

یار کے نام پہ مرنے والا سب کچھ صدقہ کرنے والا
ایڑی تو رکھدی سانپ کے پیل پر زہر کا صدمہ سہ لیا دل پر
منزل صدق و عشق کا رہبر یہ سب کچھ ہے خاطرِ دلبر
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اللہ ہمارے ساتھ ہے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسولِ ذی وقار، شہنشاہِ ابرار،

صاحبِ پسینہ خوشبودار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ غارِ ثور میں تشریف لے گئے تو کفارِ ناہنجار تقریباً غار کے قریب پہنچ چکے تھے، ان دونوں مقدّس ہستیوں کی غار میں موجودگی کو

فَوَمَا نُنِصِّطُهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ڈر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و پاک نہ پڑے۔ (عام)

حفاظت کی تھی ویسے ہی رب عَزَّ وَجَلَّ نے بھی حَرَم میں اُنکے شکار پر پابندی عاید فرمادی۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ج ۱ ص ۵۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے

وہ شمع کیا مجھے جسے روشن خدا کرے

جب کُفَّارِ قَرِیش نے وہاں کبوتروں کا گھونسلا اور اُس میں انڈے دیکھے تو کہنے

لگے: اگر اس غار میں کوئی انسان موجود ہوتا تو نہ مکڑی جالالتی نہ کبوتری انڈے دیتی۔

کُفَّارِ کی آہٹ پا کر عاشقِ اکبر حضرت صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ گھبرا گئے اور

عرض کی: یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اب دُشمن ہمارے اس قَدَرِ قَرِیب

آگئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے۔ حُصُورِ اکرم، نُورِ

مُجَسِّمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے فرمایا: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا (پ ۱۰، التوبة: ۴۰)

ترجمہ کنز الایمان: ”غم نہ کھا، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ مَلَمے مدینے کے سلطان، سرورِ

ذیشان، سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس مُعْجَرَةِ عَالِیِّ شَانِ اور خَوَارِیِّ

دُشْمَانِ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان ہیں، جان کیا نظر آئے

کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش شریف)

پھر عاشقِ اکبر حضرت سیدِ ناصِدِیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سکی نہ اُتر پڑا کہ وہ بالکل ہی

فَإِنَّمَا هُوَ صَافِيُ الصُّلُوفِ الَّذِينَ أَنجَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُزود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (تذکرہ اہل)

مطمئن اور بے خوف ہو گئے اور چوتھے دن یکم ربیع الثور بروزِ دو شنبہ (یعنی پیر شریف) حضورِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غار سے باہر تشریف لائے اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً روانہ ہو گئے۔

(ماخوذ از عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

واہ! رے مکڑی تیرا مقدر!

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلَّهِ! محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میاب و با مُراد ہوئے اور تلاش کرنے والے لکھنؤ کا بدِ اطوار ناکام و نامُراد ہوئے۔ مکڑی نے جسٹھو کا دروازہ بند کر کے غار کا دہانہ (منہ) ایسا بنا دیا کہ وہاں تک سُراغ رسانوں (یعنی جاسوسوں) کی سوچ بھی نہ پہنچ سکی اور وہ مایوس ہو کر واپس پلٹے اور مکڑی کو لازوال سعادتِ ميسر آئی جس کو "مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ" میں حضرت سیدنا ابنِ تَقِيْبِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْحَسِيْبِ نے کچھ یوں بیان کیا: ریشم کے کیڑوں نے ایسا ریشم بنا جو سُسن میں کیٹا (یعنی بے مثال) ہے مگر وہ مکڑی ان سے لاکھ درجے بہتر ہے اس لئے کہ اُس نے غارِ ثور میں سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے غار کے دہانے (یعنی منہ) پر جالایا تھا۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ج ۱ ص ۵۷)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

فَإِنَّمَا مِصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ يَرْحَمُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ تَيْبِ كَا - (ابن عربی)

غار کے اُس پار سمندر نظر آیا!

بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دشمن کے دیکھ لینے کا خدشہ ظاہر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ لوگ ادھر سے داخل ہوئے تو ہم ادھر سے نکل جائیں گے۔ عاشقِ اکبر سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوں ہی ادھر نگاہ کی تو دوسری طرف ایک دروازہ نظر آیا جس کے ساتھ ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور غار کے دروازے پر ایک گشتی بندھی ہوئی تھی۔ (مکاشفۃ القلوب ج ۱ ص ۵۸)

تم ہو حفیظ و مُغیث کیا ہے وہ دشمنِ خبیث تم ہو تو پھر خوف کیا تم یہ کروڑوں دُرود
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس بس ہے یہی آس تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائقِ بخشش شریف)

مصیبت میں آقا سے مدد مانگنا صحابہ کا طریقہ ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سرورِ دُشیمان، رحمتِ عالمیان، شاہِ کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہِ راحت نشان ملاحظہ فرمایا کہ غارِ ثور کی دوسری طرف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ پُر انوار کی برکت سے یارِ غار و یارِ مزار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گشتی و سمندر نظر آئے اور یوں فیضانِ رسالت سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چین و راحت محسوس فرمانے لگے۔ اس واقعے سے مزید یہ بھی پتا چلا کہ محبوبِ ربِّ العباد، راحتِ ہر قلبِ ناشاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حاجت و مصیبت کے وقت طلبِ امداد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ

فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجَّحَ بِكَزَّتْ سَعْدُ زُودِ پاك پڑھو بے شک تمہارا کھڑوڈو پاك پڑھتا تمہارے گناہوں كیلے مغفرت ہے۔ (جان سمن)

الرَّضْوَانِ كَأَطْرِيقِهِ:

وَاللَّهِ! وَهَسُنَ لِيَسَ كَفَرِيَا كُؤَيْبِنِيَسَ كَافِيَسَ

اِتا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے (حمادقی بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَي مُحَمَّدٍ

صَدِيقِ اَكْبَرِ كِي اَنُوكْهِي اَرزُو

حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف جا رہے تھے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبھی سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے۔ **هُؤُورِ اَكْرَمٍ، نُؤُورِ مُجَسَّمٍ، شَاهِ بَنِي آدَمِ، وَرَسُولِ مُحَمَّدٍ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا: ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کی: جب مجھے تلاش کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور جب گھات میں بیٹھے ہوئے دشمنوں کا خیال آتا ہے تو آگے آگے چلنے لگتا ہوں، مبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچے۔ پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم خطرے کی صورت میں میرے آگے مرنالپند کرتے ہو؟ عرض کی: ”رَبِّ ذُو الْجَلَالِ كِي قَسَمِ! مِيرِي يَهِي اَرزُو ہے۔“ (دَلَائِلُ النُّبُوَّةِ لِلْبَيْهَقِيِّ ج ۲ ص ۷۶ مَلَخَصًا دَارُ الْكُتُبِ الْعِلْمِيَةِ بَيْرُوت)

(ابن عربی)

فِرْمَانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ يَزُودُ شَرِيفًا يَرْحَمُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَرْحَمُتُ يَسِيْرًا كَمَا -

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا مرا

میں خاک پر نگاہ درِ یار کی طرف (ذوقِ نعت)

مفسرِ شہیرِ حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ اکتان صدیق اکبر کی

مبارک شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: -

بہتری جس پہ کرے نخر وہ بہتر صدیق سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق
 زیست میں موت میں اور قبر میں ثانی ہی رہے ثانی اثنین کے اس طرح ہیں مظہر صدیق
 اُن کے مداح نبی اُن کا شاگرد اللہ حق ابو الفضل کہے اور یسبر صدیق
 بال بچوں کے لئے گھر میں خدا کو چھوڑیں مصطفیٰ پر کریں گھر بار نچھاور صدیق
 ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دے دیں

سانپ ڈستار ہے لیکن نہ ہوں مضطر صدیق (دیوانِ سالک)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

سَفَرِ آخِرَتِ مِیْن مَوَاقِفَتِ

مفسرِ شہیرِ حکیمِ الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے

ہیں: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات زہر کے عود کرنے (یعنی لوٹ آنے)

سے ہوئی۔ اسی طرح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اُس وقت سانپ

کا زہر لوٹ آنے سے ہوئی، جس نے ہجرت کی رات غار میں آپ کو ڈسا تھا۔ حضرت صدیق

کوفنا فی الرسول کا وہ درجہ حاصل ہے کہ آپ کی وفات بھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

دینہ

۱۔ جو زہر غزوہ خیبر کے موقع پر زہن بنت حارث یہودی نے دیا تھا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۵۰)

فَإِنَّمَا نُنِصِّطُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر ڈرو پاک لھا تو جب تک ہر نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (قرآن)

والہ وسلم کی وفات کا نمونہ ہے، پیر کے دن میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات اور پیر کا دن گزار کر شب میں حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات کے دن شب کو چراغ میں تیل نہ تھا، حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت گھر میں کفن کے لیے پیسے نہ تھے۔ یہ ہے فنا۔

(مرآة المناجیح ج ۸، ص ۲۹۵ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

امام عشق و محبت، یارِ ماہِ رسالت حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سَفرِ ہجرت کی بے مثال اُلقت و عقیدت کو سراہتے ہوئے اعلیٰ حضرت، عظیم المرکت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:۔

صدیق بلکہ عار میں جاں اُس پہ دے چکے اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرر کی ہے
ہاں! تو نے ان کو جان، اُنہیں پھیر دی نماز پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بَشْر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع میں

أَصْلُ الْأُصُولِ بَدَّغَى اُس تاجِ رُکِی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آپ حضرات نے رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صلی

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور محبوبِ حبیبِ داور، عاشقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخرت کے سَفر میں موفقتِ ملاحظہ فرمائی کہ شاہِ جو دو والِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے گھر بوقتِ وصال چراغ میں تیل نہ تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جانشینِ صدیقِ خوش

فَوَإِنْ مِصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پَآک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

خِصَالِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ كَا حَالِ رَيْتَهَا كَبِے وَفَاؤُنْيَا كِي فَا نِي دَوْلَتِ كِي پِيچھے بھاگنے كے بَجَائِے سَرْمَايَے عَشَقِ وَمَحَبَّتِ كُو سَمِيٹَا، اِپنَے آپ كُو تَكْلِيفُوں ميں رَكھنَا گُورَا كِيَا اور اِسی حَالَتِ كُو رَاحَتِ هِر دُوسَرَا (يعْنِي دُونُوں جِهَانِ كَا سَكُونِ) جَانَا۔

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روزِ فُروں كر لے خدا

جس كو ہو دردِ كا مزہ نازِ دوا اٹھائے كيوں (حدائقِ بخشش)

پتا چلا بارگاہِ ربِّ العزّت ميں صاحبِ قَدْرٍ وَمَنْزِلَتِ وَه نہيں جس كے پاس مال و دولت كي كثرت ہے بلکہ صاحبِ شرافت و فضيلت اور زيادہ ذِي عَزّت وَه ہے جو زيادہ تَقْوَىٰ و پرهيزگاري كي دولت سے مالا مال ہے جيسَا كہ اللّٰهُ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ عَزَّوَجَلَّ كَا پارہ 26 سُورَةُ الْحُجُرَاتِ كي آيَتِ 13 ميں فرمَانِ عَزّتِ نِشَانِ ہے:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰ ط ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللّٰهُ كے يہاں تم ميں

زيادہ عَزّت والا وہ ہے جو تم ميں زيادہ پرهيزگار ہے۔

سَلُّوْا عَلَيَّ الْحَيِّبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

صَدِيقِ اَكْبَرِ كَا غَمِ مِصْطَفَىٰ

بارگاہِ الہی كے مُقَرَّبِ اور پيارے دربارِ رسالت كے چمكتے دمكتے ستارے،

سلطانِ دو جہاں صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كي آنکھوں كے تارے، دکھياروں كے ٹوٹے

دینہ

۱۔ یعنی بڑھائے، زيادہ كرے۔

﴿فَوَإِنْ مِصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾: جو شخص مجھ پر ڈرو پاک پڑھتا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

دلوں کے سہارے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ظاہری وفات کے موقع پر غمِ مصطفیٰ میں بیقرار ہو کر یہ اشعار کہے:

لَمَّا رَأَيْتُ نَبِيَّنَا مُتَجَدِّلاً ضَاقَتْ عَلَيَّ بَعْرُضِهِنَّ الدُّوْرُ
فَارْتَاعَ قَلْبِي عِنْدَ ذَاكَ لِهُلِكِهِ وَالْعَظْمُ مِنِّي مَا حَيِيْتُ كَسِيرِ
يَا لَيْتَنِي مِنْ قَبْلِ مَهْلِكِ صَاحِبِي غَيَّبْتُ فَيُ جَدَّتْ عَلَيَّ صُخُورُ

ترجمہ ﴿1﴾ جب میں نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو وفات یافتہ دیکھا تو مکانات اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئے ﴿2﴾ اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وفات سے میرا دل لرزا اٹھا اور زندگی بھر میری ہڈی شکستہ (یعنی ٹوٹی ہوئی) رہے گی ﴿3﴾ کاش! میں اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے انتقال سے پہلے چٹانوں پر قہر میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔

(الْمَوَاهِبُ اللَّذَنِيَّةُ لِلْقِسْطَلَانِي ج ۳ ص ۹۴ مدار الکتب العلمیۃ بیروت)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ المنان ”دیوان

سالک“ میں غمِ مصطفیٰ میں اس طرح کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنہیں خلق کہتی ہے مصطفیٰ، مراد انہیں پہنٹا رہے مرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر کہ مدینہ جن کا دیار ہے

وہ جھلک دکھا کے چلے گئے مرے دل کا چین بھی لے گئے مری روح ساتھ نہ کیوں گئی، مجھے اب تو زندگی بار ہے

وہی موت ہے وہی زندگی، جو خدا نصیب کرے مجھے

کہ مرے تو اُن ہی کے نام پر، جو جیئے تو اُن پہنٹا رہے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

فَوَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرو پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

کاش! ہمیں بھی غمِ مصطفیٰ نصیب ہو

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عاشق شاہ بحر و بر، راہِ عشق و محبت کے رہبر، عاشق اکبر

حضرت سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اُلفت و عقیدت کا اشعار میں کس قدر سوز و رقت کے ساتھ اظہار فرمایا ہے، کاش! سرورِ کائنات کے وزیر و دلبر حضرت سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غمِ مصطفیٰ میں بہنے والے پاکیزہ آنسوؤں کے صدقے ہمیں بھی غمِ مصطفیٰ میں رونے والی آنکھیں نصیب ہو جائیں۔

حجرِ رسول میں ہمیں یا ربِّ مصطفیٰ

اے کاش! پھوٹ پھوٹ کے رونا نصیب ہو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

خواب میں دیدارِ مصطفیٰ

عارفِ باللہ حضرت علامہ امام عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی نے اپنی

مشہور کتاب ”شواهد النبوة“ میں یارِ عار و یارِ مزار، عاشقِ شہنشاہِ ابرار خلیفہ اول حضرت

سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی کے آخری ایام کا ایک ایمان افروز

خواب نقل کیا ہے اُس کا کچھ حصہ بیان کیا جاتا ہے چنانچہ سیدِ ناصدِ بقی اکبر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رات کے آخری حصے میں مجھے خواب کے اندر دیدارِ مصطفیٰ کی

سعادت نصیب ہوئی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دو سفید کپڑے زیبِ بدن

فَرَمَانِ مُصِطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتباً اور دس مرتباً نامِ رُوپاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (کنز العمال)

فرما رکھے تھے اور میں ان کپڑوں کے دونوں کناروں کو ملاتا ہاتھا، اچانک وہ دونوں کپڑے سبز ہونا اور چمکنا شروع ہو گئے، اُن کی دَرَخْشَانِی وَتَابَانِی (یعنی چمک دک) آنکھوں کو خیرہ (یعنی چکاچوند) کرنے والی تھی، حضور پُر نُوْر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ کہہ کر مُصَافَحَہ (یعنی ہاتھ ملانے) سے مُشَرَّف فرمایا اور اپنا دستِ مُقَدَّس میرے سینہ پُر در در پر رکھ دیا جس سے میرا اضطرابِ قَلْبِی (یعنی دل کا بے قرار ہونا) دُور ہو گیا پھر فرمایا: ”اے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! مجھے تم سے ملنے کا بہتِ اِشْتِیَاق (یعنی خواہش) ہے، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم میرے پاس آ جاؤ؟“ میں خواب میں بہت رو یا یہاں تک کہ میرے اہل خانہ کو بھی میرے رونے کی خبر ہو گئی جنہوں نے بیدار ہونے کے بعد مجھے خواب کی اس گریہ و زاری سے مُطَّلَع کیا۔ (شواہد النبوة للجامی ص ۱۹۹ مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

یوم وفات اور کفن میں شوقِ موافقت

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مشتمل

کتاب ”صحابہ کرام کا عشقِ رسول“ صفحہ 67 پر منقول ہے: حضرت سیدنا صدیق

اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات سے چند گھنٹے پیشتر (یعنی قبل) اپنی شہزادی حضرت سیدتنا

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے؟ حضور رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات

فَوَمَا مَنِ مُصَاطِفُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ شَرِيفِ نَبِيِّنَا صَلَّوْا عَلَیْہِمْ وَآلِہِمْ وَسَلَّمَ (مبارک) کیا۔

شریف کس دن ہوئی؟ اس سوال کی وجہ یہ تھی کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آرزو تھی کہ کَفَنِ وَيَوْمِ مَوْتِہِ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَوَافَقَتِ ہو، جس طرح حیات میں حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اِتِّبَاعِ (یعنی پیروی) کی اسی طرح ممات (یعنی وفات) میں بھی ہو۔ (صحیح بخاری حدیث ۱۳۸۷، ج ۱، ص ۶۶۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللَّهُ اللَّهُ يَا شَوْقِ اِتِّبَاعِ

کیوں نہ ہو صَدِيقِ اَكْبَرِ تَحِيَّ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَدِيقِ اَكْبَرِ كِي وَفَاتِ كَا سَبَبِ نَمِ مَصَاطِفِ تَحَا

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ! امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشقِ رسولِ باکمال و بے مثال کی دولتِ لازوال سے کس قدر مالا مال تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شب و روز کے احوال، بی بی آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشقِ بے مثال کا مظہرِ اَتَمِّ (یعنی کامل ترین اظہار) ہیں۔ اُنسی نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصالِ طاہری کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مبارک زندگی میں سنجیدگی زیادہ غالب آگئی اور (تقریباً 2 سال 7 ماہ پر مشتمل) اپنی بقیہ (ب-قی-یہ) زندگی کے لیل و نہار (یعنی دن رات) گزارنا انتہائی دُشوار ہو گیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دوسرے کارنامہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں بے قرار رہنے لگے، چنانچہ حضرت

فَرَمَانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُو مَجْهُرُ رُوْرُوْهُ شَرِيْفٌ يُّرْهِمُ غَايِبِيْنَ قِيَامَتِ كَعْدَانِ اُسْ كِي فَخْفَاعَتِ كَرُوْنِ گَا۔ (تراجمال)

سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا اصل سبب سرور کائنات کی (ظاہری) وفات تھا کہ اسی صدمے سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مبارک بدن گھلنے لگا اور یہی وفات کا باعث بنا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۶۲ بتغییر)

مرہی جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم

کیا نیچے بیمارِ غمِ قُربِ مِسْمِیَا چھوڑ کر (ذوقِ نعت)

مَرِيضِ مُصْطَفَى

حضرت سیدنا امام عبد الرحمن جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ”تاریخ الخلفاء“ میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ عکالت (یعنی بیماری کے ایام) میں لوگ عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی: اے جانِ نبین رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اجازت ہو تو ہم آپ کے لئے طبیب لائیں۔ فرمایا: طبیب نے تو مجھے دیکھ لیا ہے۔ عرض کیا: طبیب نے کیا کہا؟ ارشاد فرمایا کہ اُس نے فرمایا: ”اِنِّیْ فَعَالٌ لِّمَا اُرِيْدُ لِعِنِّیْ مِیْنِ جُو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔“ (تاریخ الخلفاء ص ۶۲) مراد یہ تھی کہ حکیم اللہ عزوجل ہے، اُس کی مرضی کو کوئی ٹال نہیں سکتا، جو مَشِیَّت (یعنی مرضی) ہے ضرور ہوگا۔ یہ حضرت صدیق اکبر کا توکلِ صادق تھا اور رضائے حق پر راضی تھے۔

(سوانح کربلا ص ۲۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈر رو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

میں مریضِ مصطفیٰ ہوں مجھے چھٹرو نہ طیبو!

مری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

دل مراد نیا پہ شیدا ہو گیا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عاشقِ ساقی کوش، امیر المؤمنین حضرت سیدنا

صِدِّيقِ اکبر واقعی محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے عاشقِ اکبر ہیں۔ غم

بھرِ مصطفیٰ و عشقِ رسولِ مجتبیٰ میں بیمار ہو جانا آپ کے ”عاشقِ اکبر“ ہونے کی دلیل ہے۔

دل کی گڑبھن اور جلن کا سبب صرف محبوبِ ربِّ العباد صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی یاد

اور ان کا فراق تھا اور ایک ہم ہیں کہ ہمارا دل دنیا کی مَحَبَّت، عارضی حُسن و جمال اور چند

روزہ جاہ و جلال ہی کا شیدا ہے اور اسی کے لئے تڑپتا، تڑستا اور نفسانی خواہشات پوری نہ

ہونے پر حسرت و یاس سے آہیں بھرتا ہے۔

دل مرا دنیا پہ شیدا ہو گیا اے مرے اللہ! یہ کیا ہو گیا

کچھ مرے بچنے کی صورت کیجئے اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

عیب پوشِ خلقِ دامن سے ترے

سب گنہگاروں کا پردہ ہو گیا (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ مَعِيَ هُوَ مَجْهُرٌ زُوْدٌ يَرْوُكُهُ تَهَارَاؤُ زُوْدٌ مَجْهُرٌ كَبَّ يَنْجَتَا هَيْسَ - (طبرانی)

سیدنا صدیق اکبر کو زہر دیا گیا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصالِ ظاہری کے اسباب مختلف بتائے جاتے ہیں، بعض روایات کے مطابق غارِ ثور والے سانپ کے زہر کے اثر کے عود کرنے (یعنی لوٹ کر آجانے) کے سبب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی۔ ایک سبب یہ بتایا گیا کہ غمِ مصطفیٰ میں گھل گھل کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جان دیدی جبکہ ابن سعد و حاکم نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ (سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا ظاہری سبب یہ تھا کہ) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی نے تحفہٴ خُزَیْرَہ (یعنی قیمتی اولاد لیہ) بھیجا تھا، آپ اور حارث بن کلدہ دونوں کھانے میں شریک تھے (کچھ کھانے کے بعد) حارث نے (جو کہ طبیب تھا) عرض کی: اے خلیفہ رسول اللہ! ہاتھ روک لیجئے (اور اسے نہ کھائیے) کہ اس میں زہر ہے اور یہ وہ زہر ہے جس کا اثر ایک سال میں ظاہر ہوتا ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ لیجئے گا کہ ایک سال کے اندر اندر میں اور آپ ایک ہی دن فوت ہوں گے۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا لیکن زہر اپنا کام کر چکا تھا اور یہ دونوں اسی دن سے بیمار ہنے لگے اور ایک سال گزرنے کے بعد (اُسی زہر کے اثر سے) ایک ہی دن میں انتقال کیا۔

(تاریخ الخلفاء ص ۶۲)

فَوَمَا نَصِطْطُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

ہائے! ذلیل دنیا!!

حاکم کی یہ روایت شَعْبِي سے ہے کہ انہوں نے کہا: اِس دُنْيَاے دُوں (یعنی ذلیل دنیا) سے ہم بھلا کیا تَوَقُّع رکھیں کہ (اس میں تو) رسولِ خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بھی زہر دیا گیا اور حضرت سَيِّدُ نَاصِدِّيقِ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی۔ (اَيْضاً) ان اقوال میں تعارض (یعنی ٹکراؤ) نہیں ہو سکتا ہے (وفات شریف میں) تینوں اَسْبَاب جمع ہو گئے ہوں۔ (نزہة القاری ج ۲ ص ۸۷۷ فریدبک اسٹال)) **بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** واقعی دنیا کی مَحَبَّت اندھی ہوتی ہے، اِس ذلیل دنیا کی اُلْفَت کی وجہ سے ہی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور عاشقِ اکبر سَيِّدُ نَاصِدِّيقِ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو زہر دیا گیا، جب کائنات کی سب سے بڑی ہستی یعنی ذاتِ نبوی کو بھی ذلیل دنیا کے نامُ اِدُّتُوں نے زہر دینے کی ناپاک سازش کی تو اب اور کون ہے جو اپنے آپ کو اِس سے محفوظ سمجھے! لہذا بالخصوص نامور علماء و مشائخ اور مذہبی پیشواؤں کو زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ دیکھئے نا! اِسی کیمینی دُنْيَا کے عشق میں مست ہو کر کسی نابکار نے سَيِّدِ الْاَسْحِيَا، رَاكِبِ دُوشِ مِصْطَفَى، نَوَاسِرِ رَسُوْلِ حَضْرَتِ سَيِّدِ نَا مَامِ حَسَنِ مَحْتَمَلِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی کئی بار زہر دیا اور آخِر زہر حُورَانِي ہی وفات کا باعث بنی۔ نیز حضرت سَيِّدِ نَا بِشْرِ بْنِ بَرَاءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سَيِّدِ نَا اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سَيِّدِ نَا اِمَامِ مَوْسَى كَاظِمِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سَيِّدِ نَا اِمَامِ عَلِيِّ رِضَا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اور حضرت سَيِّدِ نَا

فَوَمَا نُرِيكَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر ڈر و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے نبیوں میں سے ہے۔ (تذکرہ نبیہ)

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفاتِ حسرتِ آیات کا سبب بھی زہر ہوا۔

یا رسول اللہ! ابوبکر حاضر ہے

وصالِ ظاہری سے قبل فیضیابِ فیضانِ نبوت، صاحبِ فضیلت و کرامت

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو شاہ

حجروبر، مدینے کے تاجور، حبیبِ داؤدِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضہ انور کے پاک

دَر کے سامنے لا کر رکھ دینا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہہ کر عرض کرنا: ”یا رسولَ

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، ابوبکر آستانہ عالیہ پر حاضر ہے۔“ اگر دروازہ خود بخود

کھل جائے تو اندر لے جانا ورنہ جَنَّتُ البَقِيعِ میں دفن کر دینا۔ جنازہ مبارکہ کو حسبِ

وصیت جب روضہ اقدس کے سامنے رکھا گیا اور عرض کیا گیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ

اللہ! ابوبکر حاضر ہے۔ یہ عرض کرتے ہی دروازے کا تالا خود بخود کھل گیا اور آواز آنے

لگی: اَدْخِلُوا الْحَبِيبَ اِلَى الْحَبِيبِ فَاِنَّ الْحَبِيبَ اِلَى الْحَبِيبِ مُشْتَاقٌ لِعِجْبِ مَجُوبٍ كُوجُوبٍ

سے ملا دو کہ محبوب کو محبوب کا اشتیاق ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱۰ ص ۶۷ ادارہ احياء التراث العربی بیروت)

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں

کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلو تیرا (حدائق بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صدیق اکبر حیاتِ نبی کے قائل تھے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غور! اگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فَوَمَنْ مِّنْهُمْ عَلَىٰ صُلْبِ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا زکر ہو اور وہ مجھ پر زود پاک نہ پڑے۔ (عام)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیت نہ فرماتے کہ روضہ اقدس کے سامنے میرا جنازہ رکھ کر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اجازت طلب کی جائے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے عملی جامہ پہنایا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ محبوب پروردگار، شاہ عالم مدار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بعد وصال بھی قبر انور میں زندہ و حیات اور صاحب تضرفات و اختیارات ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ!

تُوْزِنْدَه هَي وَ اَللّٰهُ تُوْزِنْدَه هَي وَ اَللّٰهُ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے (حدائق بخشش شریف)

حیات الانبیاء

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! يعطائے ربُّ الانام تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام

زندہ ہیں۔ چنانچہ ”ابن ماجہ“ کی حدیث پاک میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰى الْاَرْضِ اَنْ

تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ

حَتّٰى يُّرَزَقَ۔ اللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۱ حدیث ۱۶۳۷)

ایک اور حدیث پاک میں ہے: اَللّٰهُ اَحْيَا اَحْيَاءَ فِى قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّونَ لِعَبْدِ

فَإِنَّمَا مِصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُکُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (تحریر اہل)

انبیاحیات ہیں اور اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

(مُسْنَدُ أَبِي يَعْلَى ج ۳ ص ۲۱۶ حدیث ۳۱۲ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

گستاخِ رسول سے دور رہو

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رسولِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مُتَعَلِّقِ ہر

مسلمان کا وہی عقیدہ ہونا ضروری ہے جو صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اسلافِ عَظَامِ رَحْمَتِهِمُ اللہُ السَّلَام کا تھا، اگر معاذ اللہ شیطان وسوسے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور عَظَمَتِ وِشَانِ مِصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں طعنہ زنی کرتے ہوئے عَقْلِي دَلَائِل سے قائل

کرنے کی ناپاک سعی (کوشش) کرے تو اُس سے الگ تھلگ ہو جائیے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 162 صفحات پر مُشْتَبِل کتاب

”ایمان کی پہچان“ صَفْحَہ 58 پر اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، حضرت علامہ

مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

عاشقانِ رسول کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”جب وہ (یعنی گستاخانِ رسول) رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کریں اَصْلًا (یعنی بالکل) تمہارے قلب میں

اُن (گستاخوں) کی عَظَمَتِ، اُن کی مَحَبَّتِ کا نام و نشان نہ رہے فوراً اُن (گستاخوں) سے

الگ ہو جاؤ، اُن (لوگوں) کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن (بدبختوں) کی

صُورَتِ، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، اُلْفَتِ کا پاس کرو نہ

فَرَّانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود شریف پڑھا اللہ عز و جل تم پر رحمت بھیجے گا۔ (درمنثور)

اُن کی مَوْلَوِيَّت، مَشِيخِيَّت، بُرُورگی، فضیلت کو خطرے (یعنی خاطر) میں لاؤ۔ آخر یہ جو کچھ
رشتہ و تعلق تھا، محمد رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی غلامی کی بنا پر تھا، جب یہ
شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اُس سے کیا علاقہ (تعلق) رہا؟“

(ایمان کی پہچان، ص ۵۸ مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی)

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام لِّلَّهِ الْحَمْد! میں دُنیا سے مسلمان گیا
اُن رے منکر یہ بڑھا جوشِ تَعُصْبِ آخِرِ بھیڑ میں ہاتھ سے کم نحت کے ایمان گیا

(حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

گستاخِ صحابہ سے دُور رہو

حضرتِ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمة اللہ القوی ”شرح الصدور“

میں نقل کرتے ہیں: ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کے لئے
کہا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کے پڑھنے پر قادر نہیں ہوں کیوں کہ میں ایسے لوگوں
کے ساتھ نشست و برخاست (یعنی اٹھنا بیٹھنا) رکھتا تھا جو مجھے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
بُرا بھلا کہنے کی تلقین کرتے تھے۔ (شرح الصدور ص ۸ مرکز اہلسنت برکات رضا الہند)

قبر میں شیخین کا وسیلہ کام آ گیا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے شیخین کریمین یعنی سیدینا صدیق

و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بلند شانیں معلوم ہوئیں، جب ان کی توہین کرنے والوں سے

فَإِنَّمَا فَصِطَلَةٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے زُرد پاک پر صوبے تک تمہارا تجھ پر زُرد پاک پڑھتا تمہارے کانہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جان نبی)

دوستی رکھنے کا یہ وبال کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تھا تو پھر جو لوگ خود تو بین کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا! لہذا شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گستاخوں سے دور و فُور رہنا ضروری ہے۔ صرف عاشقانِ رسول و مُجانبِ صحابہ و اولیا کی صحبت اختیار کیجئے، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دیا (یعنی چراغ) اپنے دل میں روشن کیجئے۔ اور دونوں جہاں کی بھلائیوں کے حقدار بنئے۔ **اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** کے نیک بندوں کی مَحَبَّتِ قَبْرِ وَحَشْرِ میں بے حد کار آمد ہے چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے: میرے اُستاذ کے ایک ساتھی فوت ہو گئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی **اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا: **اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** نے میری مغفرت فرمادی۔ پوچھا: **مَنْ كَرَّمَكَ** کے ساتھ کیسی رہی؟ جواب دیا: انہوں نے مجھے بٹھا کر جب سوالات شروع کئے، **اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فرشتوں سے کہہ دیا: ”سَيِّدِ ابْنِ ابُو بَكْرٍ وَفَارُوقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔“ یہ سن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: ”اس نے بڑی بڑی رگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہذا اس کو چھوڑ دو۔“ چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔

(شَرْحُ الصُّدُورِ ص ۱۴۱)

واسطے دیا جو آپ کا
میرے سارے کام ہو

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

(ابن عربی)

فَإِنَّمَا مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مُحَمَّدٌ بَرُّؤُودٌ شَرِيفٌ بَرُّهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ بَرِّعَتْ يَسِيْعًا -

بروزِ محشرِ مزاراتِ منور سے باہر آنے کا حسین منظر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات

پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 61 پر امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت

الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ

حضورِ اقدس صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے (یعنی سیدھے) دستِ اقدس میں

حضرتِ صدیقِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ لیا اور بائیں (یعنی الٹے) دستِ مبارک میں حضرت

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ لیا اور فرمایا: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِعَمِي نَم قِيَامَتِ كَرُوزِيُوں هِي

اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی ج ۵ ص ۳۷۸ حدیث ۳۶۸۹، تاریخ دمشق ج ۲۱ ص ۲۹۷)

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبزِ تپے میں

پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عمر کی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

راہِ خدا میں آنے والی مشکلات کا سامنا کیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے رہبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ یقیناً عاشقِ اکبر ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عشق کا اظہار عمل و کردار سے کیا اور

جب عشق کی راہ، پر خار اور سخت دشوار گزار ہوئی تب بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جذبہِ عشق

شہنشاہِ ابرار صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سرشار رہے، خطیبِ اول کا شرف پاتے

ہوئے دینِ اسلام کی خاطر شدید مار پڑنے کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائے

فَإِنَّمَا دُنِيَ مَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک ہر نام اُس میں رہے گا کرتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (جران)

استقلال میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔ راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس مُشکلات بھری حیات میں ہمارے لئے یہ دَرَس ہے کہ ”نیکی کی دعوت“ کی راہوں میں خواہ کیسے ہی مصائب کا سامنا ہو مگر پیچھے ہٹنا گناہ اس کا خیال بھی دل میں نہ آنے پائے۔

جب آقا آخری وقت آئے میرا مراسم ہو ترا بابِ کرم ہو

سدا کرتا رہوں سنت کی خدمت مرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو (وسائلِ بخشش)

غم دنیا میں نہیں غم مصطفےٰ میں روئیں

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! عاشق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عشق و مَحَبَّت بھری

مُبَارک زندگی سے ہمیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہماری آپس اور سسکیاں دُنیا کی خاطر نہ ہوں،

مَحَبَّتِ دُنیا میں آنسو نہ بہیں، دُنوی جاہ و حشمت (یعنی شان و شوکت) کے لئے سینے میں

کسک پیدا نہ ہو بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِ نبی ہو، آنسو یا دِ مَصْطَفَى میں بہیں، دُنیا کے

دیوانے نہیں بلکہ شمعِ رسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قربان کریں اور یہی

خواہش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رحمن صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آن پر

قربان ہو جائے، اُن سے نسبت رکھنے والی ہر چیزِ دلچیز ہو، جو خوش بخت ایسی زندگی

گزارنے میں کامیاب ہو گیا تو اَللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اُس کے لئے دُنیا مسخر اور مخلوق کو اُس

کے تابع کر دے گا، آسمانوں میں اُس کے چرچے ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خدا و

مصطفےٰ کا محبوب بن جائے گا۔

فَوَإِنْ مَضَىٰ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پَآک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اُس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا (حدائقِ بخشش شریف)

لیکن افسوس! صد افسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت شاہِ ابرار، دو عالم کے

مالک و مختارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اُسوۂ کُھنہ کو اپنا معیار بنانے کے بجائے اغیار کے شعرا اور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل و خوار ہوتی جا رہی ہے۔

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار مصلحت، وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار

کس کی آنکھوں میں سما ہے شعراِ اغیار ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار

قلب میں سوز نہیں، رُوح میں احساس نہیں

کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهُ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

یہ کیسا عشق اور کیسی مَحَبَّت ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے والدین سے مَحَبَّت کرتے ہیں وہ اُن

کا دل نہیں دُکھاتے، جنہیں اپنے بچے سے مَحَبَّت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے

دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غم زدہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا کیونکہ جس سے مَحَبَّت ہوتی ہے

اُسے رنجیدہ نہیں کیا جاتا مگر آہ! آج کے اکثر مسلمان جو کہ عشقِ رسول کے دعویدار ہیں مگر

اُن کے کام محبوبِ ربِّ الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو شاد کرنے والے نہیں، سنو!

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْحِمْ مَجْهُرٌ زَوْدِيَاكُ يَرْهِنَا بِجَوْلِ كَيْفَا وَهَجْتِ كَارَا سَتَهْجُولُ كَيْفَا - (طبرانی)

سنو! رسولِ ذی وقار، دو عالم کے تاجدار، شہنشاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ”جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ لِيَعْنِي مِيرَى آكْهَوْسِ كِي تُهْئِدُكَ نَمَازِ مِيں هے۔“ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۲۰ ص ۲۲۰ حدیث ۱۰۱۲) کیسے عاشقِ رسول ہیں جو کہ نماز سے جی پُرا کر، نمازِ جان بوجھ کر نفا کر کے سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قلبِ پُر انوار کے لئے تکلیف و آزار کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی مَحَبَّت اور کیسا عشق ہے کہ رسولِ رفیع الشان، مدینے کے سلطانِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ماہِ رَمَضَانَ کے روزوں کی تاکید فرمائیں مگر خود کو عاشقانِ رسول میں کھانے والے اس حَکَمِ وَالَا سے رُوگردانی کر کے ناراضیِ مُصْطَفَى کا سبب بنیں، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نمازِ تراویح کی تاکید فرمائیں مگر سُست و غافل اُمّتیوں سے نہ پڑھی جائے، پڑھیں بھی تو رسماً ماہِ رَمَضَانَ کے ابتدائی چند دن اور پھر یہ سمجھ بیٹھیں کہ پورے رَمَضَانَ المبارک کی نمازِ تراویح ادا ہوگئی۔ پیارے مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرمائیں: ”مُوْجِئِيں خُوبِ پَسْت (یعنی چھوٹی) کر اور داڑھیوں کو مُعَانِي دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔“ (شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۴ ص ۲۸ دارالکتب العلمیة بیروت) مگر عشقِ رسول کے دعوے دار مگر فیشن کے پرستار و دشمنانِ سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یہی عشقِ رسول ہے؟

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے؟

کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا!

فَرمَانِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُور و پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن ابی)

فکرِ مدینہ کیجئے! یہ کیسا عشق اور کیسی محبت ہے؟ کہ محبوبِ خوشِ نِصالِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى

علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دُشمنوں جیسی شکل و صورت و چال ڈھال اپنانے میں فخرِ محسوس کیا جائے!

وَضَحْ مِیْنِ تَمِّ ہُو نِصَارِئِیْ تُو تَمَدُّنْ مِیْنِ ہُو د

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مُحْسِن و کَرِیْم اور شَفِیْق و رَحِیْم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم تو ہمیں ہمیشہ یاد فرماتے رہے، بلکہ دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ کیا۔ اس وقت ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ یعنی

پروردگارا! میری اُمت مجھے بہہ کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۷۱)

پہلے سجدے پہ روزِ اَزَل سے درود

یادگاری اُمت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

تاقیامت ” اُمتی اُمتی “ فرمائیں گے

مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ مِیْنِ ہِے: حضرت سَیِّدُ نَافِثُم رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ وہ شخص تھے جو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبرِ انور میں اُتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہر

آئے تھے، چنانچہ ان کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں جس نے مَہُوْرِ انور صَلَّی اللہُ

تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُوئے مَہُوْر، قبرِ اطہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ

صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَبْرِ انور میں اپنے لہبائے مبارکہ کو جُوش فرما رہے تھے (یعنی

دینہ

دُعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے کو ”فکرِ مدینہ“ کہتے ہیں۔

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَجْعَلْ رِجْلَيْهِ فِي رِجْلَيْهِمَا لَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي (بخاری و مسلم)

مبارک ہونٹ ہل رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ذہن (یعنی منہ) مبارک کے قریب کیا، میں نے سنا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے تھے ”رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي“ (یعنی پروردگار! میری اُمت میری اُمت) (مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ ج ۲ ص ۳۳۲) نیز كُنْزُ الْعَمَالِ جلد 7 صَفْحَه 178 پر ہے: **فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:** ”جب میری وفات ہو جائے گی تو اپنی قَبْر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: يَا رَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي یعنی اے پروردگار! میری اُمت میری اُمت۔ یہاں تک کہ دوسرا حُور بھونکا جائے۔“ (كُنْزُ الْعَمَالِ) میرے آقا اعلیٰ حضرت اپنے لئے ایمان کی حفاظت کی خیرات طلب کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنہیں مَرَقِد میں تا حشر اُمتی کہہ کر پکارو گے

ہمیں بھی یاد کروان میں صدقہ اپنی رحمت کا (حدائق بخشش شریف)

مُحَدَّثِ اعْظَمِ پاكستان نے فرمایا

مُحَدَّثِ اعْظَمِ پاكستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رحمۃ اللہ الّاخذ فرمایا کرتے تھے کہ حُورِ پاك صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تو ساری عمر ہمیں اُمتی اُمتی کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبر انور میں بھی اُمتی اُمتی فرما رہے ہیں اور حشر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ محشر کے روز بھی اُمتی اُمتی فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صرف ایک بار بھی اُمتی فرمادیتے اور ہم ساری زندگی یانی یانی، یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار اُمتی کہنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

فَرَمَانِ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْسِ مِيرَاذِ كَرِهُوا أُرْسَ لَيْ جِھ پُرُوذُ رُوْشَرِيفِ نَهْ پُرْهَاسُ نَهْ جِھَاكِي - (مبارزق)

جن کے لب پر رہا ”اُمّی اُمّی“
یاد اُن کی نہ بھول اے نیازی کبھی
وہ کہیں اُمّی تُو بھی کہہ یا نبی!
میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لیے

بروزِ قیامت فکرِ امت کا انداز

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، خُصُورِ شَاہِ خَيْرِ الْاَنَامِ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں: قیامت کے دن تمام انبیاء کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ

وَالسَّلَام) سونے کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے، میرا منبر خالی ہوگا کیوں کہ میں اپنے رب

کے خُصُورِ خَامُوشِ کھڑا ہوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو **اللَّهُ** مجھے حَسَّتْ میں جانے کا حکم فرمادے اور میری

اُمّت میرے بعد پریشان پھرتی رہے۔ **اللَّهُ** تعالیٰ فرمائے گا: اے محبوب! تیری اُمّت کے

بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو تیری چاہت ہے۔ میں عرض کروں گا: **اللَّهُمَّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ**

یعنی اے **اللَّهُ**! ان کا حساب جلدی لے لے (کہ میں ان کو ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں) یہ مسلسل عرض کرتا

رہوں گا یہاں تک کہ مجھے دوزخ میں جانے والے میرے اُمّتیوں کی فہرست دے دی جائے گی

(جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کی شفاعت کر کے میں انہیں نکالتا جاؤں گا) یوں عذابِ الہی کے

لیے میری اُمّت کا کوئی فرد نہ بچے گا۔ (كُنْزُ الْعَمَالِ ج ۷ ص ۱۳ رقم ۹۱۱۱ دارالکتب العلمیة بیروت)

اللَّهُ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا

رو رو کے مصطفےٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

اے عاشقانِ رسول! اُمّت کے غمخوار آقا کے قدموں پر نثار ہو جائیے اور زندگی

ان کی غلامی بلکہ ان کے غلاموں کی غلامی اور دعوتِ اسلامی اور اس کے مَدَنی قافلوں

فَإِنَّمَا تُصَلُّونَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ و روزِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (تراجمال)

کے اندر سفر میں گزار کر مرنے کے بعد ان کی شفاعت کے حق دار ہو جائیے اور اپنا منہ بروزِ قیامت نبی رحمت، شفیعِ امتِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دکھانے کے قابل بنا لیجئے یعنی یہود و نصاریٰ کی سی شکل و صورت بنانی چھوڑ دیجئے، اپنے چہرے پر ایک مٹھی داڑھی سجا لیجئے، انگریزی بالوں کے بجائے زلفیں رکھ لیجئے اور ننگے سر گھومنے کے بجائے سبز عمامہ شریف کے ذریعے اپنا سر ”سر سبز“ کر لیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مدنی رنگ چڑھا لیجئے۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا
دی اُن کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولیِ نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین و ملت، حامیِ سنت، ماحیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ زحمة الرحمن ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اُس کی اپنی عادت کیجئے

کاش! ہم پکے عاشقِ رسول بن جائیں

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں کی دھول کے صدقے کاش! ہم بھی سچے اور پکے عاشقِ رسول بن جائیں۔ کاش! ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا بیٹھے بیٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

فَرَمَانَ مُصِطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈر رو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلیٰ)

علیہ والہ وسلم کی سنتوں کے مطابق ہو جائے۔ اے کاش!

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر عشقِ حقیقی کی شمع روشن کیجئے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ ظاہر و باطن مؤثر ہو جائے گا اور دنیا و آخرت میں سُرخ رُوئی قدم چومے گی۔

خوار جہاں میں کبھی ہو نہیں سکتی وہ قوم
عشق ہو جس کا جُور، فقر ہو جس کا عیور

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

صِدِّيقِ حَضْرَاتِ كَةِ اَنگُوٹھے میں نشان!

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو ”صدیقی“ بولتے ہیں، ان

کے پاؤں کے انگوٹھے میں آج بھی سانپ کے کاٹنے کا نشان نظر آنا ممکن ہے۔ مگر دکھائی نہ

دینے پر کسی صدیقی صاحب کی صدیقیت پر بدگمانی جائز نہیں کہ ہر ایک میں یہ علامت واضح

نہیں ہوتی۔ سگِ مدینہ غُفَسَى عَنْهُ نے ایک صدیقی عالم صاحب سے ”انگوٹھے کا نشان“

دکھانے کی درخواست کی تو کہا کہ میرے والد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے گھر چ کر ظاہر

کیا تھا مگر اب پھر چھپ گیا ہے۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ

رحمۃ الحنان ”بر اہ المناجیح“ جلد 8 صفحہ 359 پر فرماتے ہیں: ”بعض صالحین کو فرماتے سنا

فَإِنَّهُ صُطِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر زود پڑھو کہ تمہارا زود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

گیا کہ جو شیخ صدیقی (سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے جو کہ صحابی تھے ان یعنی) حضرت محمد بن ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی اولاد سے ہیں، انہیں سانپ یا تو کاٹنا نہیں اگر کاٹے تو (زہر) اثر نہیں کرتا۔ (یہ) اُس لعاب شریف کا اثر ہے (جو کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انگوٹھے پر غارِ ثور میں سانپ کے ڈسنے کی جگہ لگایا تھا) اور ان کی اولاد کے پاؤں کے انگوٹھے میں ”سیاہ تِل“ ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے شیخ صدیقی ہو تو دونوں پاؤں کے انگوٹھے میں تِل ہوگا۔ میں نے یہت (سے) صدیقی حضرات کے پاؤں کے انگوٹھے میں یہ تِل دیکھے ہیں۔ غرضیکہ یہ عجیب مُعجزات ہیں، (یعنی صدیقیوں کو سانپ کا نہ کاٹنا، کاٹے تو زہر کا اثر نہ کرنا اور آج تک پاؤں کے انگوٹھے میں تِل کا پایا جانا یہ سب سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک لعاب کے مُعجزات ہیں)

ضعفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دین

سہارا لیں ضعیف و اقویاً صدیق اکبر کا (ذوقِ نعت)

صدیق اکبر نے مدنی آپریشن فرمایا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور اپنا سینہ مَحَبَّتِ رسول کا مدینہ بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اِسْ مَدَنِي مَاحُولِ كِي بَرَكَتِ سَعْرَاهِ سُنَّتِ پَر چلنے کی سعادت اور فِضَانِ صَدِيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي بَرَكَاتِ نَصِيْبِ هُونِ كِي۔ سُنَّتُونِ كِي تَرِيْبِتِ كِي

مدینہ

۱۔ کمزوروں ۲۔ قوی کی جمع۔ طاقتور

فَإِنِّي مُصْطَلٌّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ زود پاک پڑھا اللہ عزوجل اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

خاطر ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کا معمول بنائیے، مَدَنی مرکز کے عنایت، فرمودہ نیک بننے کے نئے ”مَدَنی انعامات“ کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز گزارئیے نیز روزانہ رات کم از کم 12 منٹ فکرِ مدینہ کیجئے اور اس میں مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر فرمائیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کو کس قدر فیضانِ صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاصل ہے اس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگائیے چنانچہ ایک عاشقِ رسول کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں: ہمارا مَدَنی قافلہ ”ناکہ کھاڑی“ (بلوچستان، پاکستان) میں سنتوں کی تربیت کے لئے حاضر ہوا تھا، مَدَنی قافلے کے ایک مسافر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہو گئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیسی (یعنی آدھے سر) کا درد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اٹھتا تو درد کی طرف والے چہرے کا حصہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اس قدر تڑپتے کہ دیکھانہ جاتا۔ ایک رات اسی طرح وہ درد سے تڑپنے لگے، ہم نے گولیاں کھلا کر اُن کو سلا دیا۔ صبح اٹھے تو ہَشَّاشِ بَشَّاشِ تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مجھ پر کرم ہو گیا، میرے خواب میں سرکارِ رسالت مآبِ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مَع چار یارِ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کَرَمَ بِاللَّائِ کَرَمَ فرمایا۔

سرِ بالیں انہیں رحمت کی ادا لائی ہے
حال بگڑا ہے تو بیمار کی بن آئی ہے

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے

فَإِنَّمَا كَانَ قُرْبَانًا عَلَى اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے نبیوں میں سے نہیں ہے۔ (انجیل ص ۱۰۱)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اس کا درد ختم کر دو۔“ چنانچہ یارِ غار و یارِ مزار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا اس طرح مدنی آپریشن کیا کہ میرا سر کھول دیا اور میرے دماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ”بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔“ مدنی بہار بیان کرنے والے اسلامی بھائی کا کہنا ہے: واقعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندرست ہو چکے تھے۔ سفر سے واپسی پر جب انہوں نے دوبارہ ”چیک اپ“ کروایا تو ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا: بھائی! کمال ہے: تمہارے دماغ کے چاروں دانے غائب ہو چکے ہیں! اس پر انہوں نے رورور کر مدنی قافلے میں سفر کی برکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بہت متاثر ہوا۔ اُس اسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود 12 افراد نے 12 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹروں نے اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرویکائتات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مَحَبَّت کی نشانی یعنی داڑھی مبارک سجانے کی عیت کی۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہے نبی کی نظر قافلے والوں پر پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد
ہم کو بو بکر و عمر سے پیار ہے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اِنَّا بِيْرَا پار ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور

چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت،

فَرَمَانِ مُصِطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُرد پاک نہ پڑے۔ (عام)

مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہہ بزمِ جنتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: جس نے میری سنت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (مشكاةُ الصَّابِيحِ ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵)

سینہ تری سنت کا مدینہ بنے آقا

جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

”گیسور کھناجی پاک کی سنت ہے“ کے بائیس حُرُوف کی نسبت

سے زلفوں اور سر کے بالوں وغیرہ کے 22 مَدَنی پھول

{ 1 } خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی

مبارک زلفیں کبھی نصف (یعنی آدھے) کان مبارک تک تو { 2 } کبھی کان مبارک کی
لُوت تک اور { 3 } بعض اوقات بڑھ جاتیں تو مبارک شانوں یعنی کندھوں کو جھوم جھوم کر

چومنے لگتیں (الشَّمَائِلُ الْمُحَمَّدِيَّةُ لِلتِّرْمِذِيِّ ص ۳۳، ۳۵، ۱۸) { 4 } ہمیں چاہئے کہ موقع بہ

موقع تینوں سنتیں ادا کریں، یعنی کبھی آدھے کان تک تو کبھی پورے کان تک تو کبھی کندھوں

تک زلفیں رکھیں { 5 } کندھوں کو چھونے کی حد تک زلفیں بڑھانے والی سنت کی ادائیگی

عُمُومًا نفس پر زیادہ شاق (یعنی بھاری) ہوتی ہے مگر زندگی میں ایک آدھ بار تو ہر ایک کو یہ

سنت ادا کر ہی لینی چاہئے، لکن یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ بال کندھوں سے نیچے نہ ہونے

پائیں، پانی سے اچھی طرح بھیگ جانے کے بعد زلفوں کی درازی (یعنی لمبائی) خوب نمایاں

ہو جاتی ہے لہذا جن دنوں بڑھائیں ان دنوں غسل کے بعد کنگھی کر کے غور سے دیکھ لیا کریں

فَرَمَانَ مُصْطَفَى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُکُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (ترمذی)

کہ بال کہیں کندھوں سے نیچے تو نہیں جا رہے { 6 } میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: عورتوں کی طرح کندھوں سے نیچے بال رکھنا مرد کیلئے حرام ہے (تسبیلاً فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۶۰۰) { 7 } صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: مرد کو یہ جائز نہیں کہ عورتوں کی طرح بال بڑھائے، بعض صوفی بننے والے لمبی لمبی لٹیں بڑھا لیتے ہیں جو اُن کے سینے پر سانپ کی طرح لہراتی ہیں اور بعض چوٹیاں گوندھتے ہیں یا جوڑے (یعنی عورتوں کی طرح بال اکٹھے کر کے گدی کی طرف گانٹھ) بنا لیتے ہیں یہ سب ناجائز کام اور خلاف شرع ہیں۔ تھوٹ بالوں کے بڑھانے اور رنگے ہوئے کپڑے پہننے کا نام نہیں بلکہ خُصْرُ اِقْدَسِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پوری پیر وی کرنے اور خواہشاتِ نفس کو مٹانے کا نام ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۳۰) { 8 } عورت کا سرمُنڈ وانا حرام ہے۔ (خلاصہ فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۶۳) { 9 } عورت کو سر کے بال کٹوانے جیسا کہ اس زمانے میں نصرانی عورتوں نے کٹوانے شروع کر دیے ناجائز و گناہ ہے اور اس پر لعنت آئی۔ شوہر نے ایسا کرنے کو کہا جب بھی یہی حکم ہے کہ عورت ایسا کرنے میں گنہگار ہوگی کیونکہ شریعت کی نافرمانی کرنے میں کسی کا (یعنی ماں باپ یا شوہر وغیرہ کا) کہنا نہیں مانا جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۳۱) { 10 }

بعض لوگ سیدھی یا اُلٹی جانب مانگ نکالتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے { 11 } سنت یہ ہے کہ اگر سر پر بال ہوں تو نیچے میں مانگ نکالی جائے (ایضاً) { 12 } (سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے) بغیر حج کبھی سرمُنڈ وانا ثابت نہیں (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۹۰)

فَرَمَانَ مُصَلِّفَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُؤُودٌ شَرِيفٌ يَرْوَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ نَبِيِّهِ كَا- (درمنثور)

{ 13 } آج کل فینچی یا مشین کے ذریعے بالوں کو مخصوص طرز پر کاٹ کر کہیں بڑے تو کہیں

چھوٹے کر دیئے جاتے ہیں، ایسے بال رکھنا سنت نہیں { 14 } **فَرَمَانَ مُصَلِّفَ صَلَّى**

اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے۔“ (سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص

۱۰۳ حدیث ۴۱۶۳) یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے اور کنگھا کرے { 15 } حضرت سیدنا

ابراہیم خلیل اللہ عَلَي نَبِيِّنا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی

اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید

بال دیکھا۔ عرض کی: اے رب! یہ کیا ہے؟ **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** نے فرمایا: ”اے ابراہیم! یہ وقار

ہے۔“ عرض کی: اے میرے رب! میرا وقار زیادہ کر۔ (موطاج ۲ ص ۱۵ حدیث ۱۷۶)

{ 16 } **دَعْوَتِ اِسْلَامِي** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات

پر مشتمل کتاب، ”بہار شریعت“ حصہ 16 صفحہ 224 پر ہے: محبوب رب العباد صَلَّى اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت بنیاد ہے: ”جو شخص قصداً (یعنی جان بوجھ کر) سفید بال

اُکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو بھونکا جائے گا۔“ (كُنْزُ الْعَمَالِ ج

۶ ص ۲۸۱ رقم ۱۷۲۶) { 17 } پُچَّی (یعنی وہ چند بال جو نیچے کے ہونٹ اور ٹھوڑی کے نیچے میں ہوتے ہیں

اس کے اَنگُلِ بَعْلُ (یعنی آس پاس) کے بال مونڈنا یا اُکھیڑنا بدعت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵

ص ۳۵۸) { 18 } گردن کے بال مونڈنا مکروہ ہے۔ (ایضاً ص ۳۵۷) یعنی جب سر کے بال نہ

مونڈائیں صرف گردن ہی کے مونڈائیں جیسا کہ بہت سے لوگ خط بنوانے میں گردن کے

بال بھی مونڈاتے ہیں اور اگر پورے سر کے بال مونڈا دیے تو اس کے ساتھ گردن کے بال بھی

فَؤْمَانُ مِصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُڑو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُڑو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن ماجہ)

مُوٹا دیے جائیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۲۳۰) { 19 } چار چیزوں کے مُتَعَلِقِ حَکْمِ یہ ہے کہ دُفنِ کر دی جائیں، بال، ناخن، حیض کالٹا (یعنی وہ کپڑا جس سے عورت حیض کا خون صاف کرے) خون۔ (ایضاً ص ۲۳۱، عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸) { 20 } مُرد کو داڑھی یا سر کے سفید بالوں کو سُرخ یا زرد رنگ کر دینا مُسْتَحَب ہے، اس کیلئے مہندی لگائی جاسکتی ہے { 21 } داڑھی یا سر میں مہندی لگا کر سونا نہیں چاہئے۔ ایک حکیم کے بقول اس طرح مہندی لگا کر سو جانے سے سر وغیرہ کی گرمی آنکھوں میں اُتر آتی ہے جو بینائی کے لئے مُضر یعنی نقصان دہ ہے۔ حکیم کی بات کی توثیق یوں ہوئی کہ ایک بارسگِ مدینہ عقی عنہ کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور اُس نے بتایا کہ میں پیدائشی اندھا نہیں ہوں، افسوس کہ سر میں مہندی لگا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو میری آنکھوں کا نُور جا چکا تھا! { 22 } مہندی لگانے والے کی مونچھ، نچلے ہونٹ اور داڑھی کے خط کے کنارے کے بالوں کی سفیدی چند ہی دنوں میں ظاہر ہونے لگتی ہے جو کہ دیکھنے میں بھلی معلوم نہیں ہوتی لہذا اگر بار بار ساری داڑھی نہیں بھی رنگ سکتے تو کوشش کر کے ہر چار دن کے بعد کم از کم ان جگہوں پر جہاں جہاں سفیدی نظر آتی ہو تھوڑی تھوڑی مہندی لگائی جانی چاہئے۔

ہزاروں سُنْتِیْنِ سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت حصہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب ”سُنْتِیْنِ اور آداب“ ہدیّۃ حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

فَؤْمَانُ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر ڈر و دشریف پر رحم اللہ عز و جل تم پر رحمت بھیجے گا۔ (ابن عدی)

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو ختم ہوں شامیں قافلے میں چلو
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ
مَنْقَبَتِ سَيِّدِنَا صَدِيقِ اَكْبَرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یقیناً منعِ خوفِ خدا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں حقیقی عاشقِ خیرِ الوری صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
بلا شک پیکرِ صبر و رِضا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں یقیناً مخزنِ صدق و وفا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
نہایت متقی و پارسا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں تقی ہیں بلکہ شاہِ اتقیا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں وہی یارِ مزارِ مصطفیٰ صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
طیب ہر مریضِ لاادوا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں غریبوں بے کسوں کا آسرا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
امیر المؤمنین ہیں آپ امام المسلمین ہیں آپ نبی نے جنتی جن کو کہا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
سبھی اصحاب سے بڑھ کر مغربِ ذات ہے انکی رفیقِ سرورِ اَرْضِ و سما صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی اعلیٰ ہیں یقیناً پیشوائے مُنْتَهَى صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
امام احمد و مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے پیشوا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
تمام اولیاء اللہ کے سردار ہیں جو اُس ہمارے غوث کے بھی پیشوا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
سبھی علمائے اُمت کے، امام و پیشوا ہیں آپ بلا شک پیشوائے اَصْفِیَا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
خدائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر اک سے فُروں تر بعد از گلِ انبیا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
ہلاکت خیز طُغْیَانِی ہو یا ہوں موجیں طوفانی کیوں ڈوبے اپنا بیڑا ناخدا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
بھٹک سکتے نہیں ہم اپنی منزل ٹھوکروں میں ہے نبی کا ہے کرم اور رہنما صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو طبیب اب بس مرے تو آپ یاصدِيقِ اَكْبَرِ ہیں
نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حشر میں حامی محبتِ شافعِ روزِ جزا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں

نہ ڈر عطار آفت سے خدا کی خاص رحمت سے

نبی والی ترے، مُشکلکشا صَدِيقِ اَكْبَرِ ہیں



أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

سنت کی بہاریں

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ تَلْفِيحُ قُرْآنِ وَسْتِ كِي عَالَمِیْرِ غَیْرِ سِیَاسِی حَرِیْكَ دَعْوِیَةِ اِسْلَامِی كِے مِیْكَے مِیْكَے مَدَنِی مَاحُولِ مِیْنِ بَكْثَرَتِ شَتِیْنِ سِیْخِی اُور سَكھائی جَاتِي هِيں، ہر جمعرات کو فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدد فی التجاہ ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ فکرمدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکَت سے پانچہسٹ بنئے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا بیڑہ بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے مدنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مدنی قافلوں

میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

- کراچی: شہید سہرگما اور۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا پور مارکیٹ کچھ بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرور آباد (فصل آباد): اٹن پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہید ادا سیرجہ۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آصفی ہاؤس۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد چیل والی سہ ماہی بازار بزرگیت۔ فون: 061-4511192
- اسلام آباد: کئی روڈ پشاور ٹیبلٹ سہ ماہی بازار۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل واچ زون کھلی چوک سابقہ روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ۔ صدر۔
- خان پور: ڈرامائی چوک نمبر کتار۔ فون: 068-5571686
- کوئٹہ: پیکر بازار نزد MCB۔ فون: 244-4362145
- سکس: فیضانِ مدینہ صراٹ روڈ۔ فون: 071-5619195
- کوئٹہ: فیضانِ مدینہ شہنواز پورہ گورنمنٹ۔ فون: 055-4225653
- سرگودھا: فیضانِ مدینہ، اہل نقل جامع سہ ماہی بازار۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-95/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net

